سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،12-اکتوبر2020

(یوم الاثنین،24-صفر المظفر1442ھ)

سترہویں اسمبلی: پچیسواں اجلاس

جلد 25 : شمارہ 2

115

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ12-اکتوبر2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- آرڈیننس(ترمیم) (تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم) (تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- آرڈیننس(ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز پنجاب2020

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز پنجاب2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

116

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی، پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) سٹامپ 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) سٹامپ 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) عام بحث

مندرجہ ذیل پر عام بحث جاری رہے گی:

(i) پرائس کنٹرول؛ اور

(ii) امن وامان

117

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پچیسواں اجلاس

سوموار، 12-اکتوبر 2020

(یوم الاثنین، 24-صفر المظفر 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾ بَلْ
تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٧﴾ إِنَّ
هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

سُورَۃُ الاَعلیٰ آیات 14 تا 19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14) اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15) مگر تم لوگ تو دُنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو(16) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17) یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے(18) (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں(19)

وَمَا علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
شاہِ دوسرا جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
ہزاروں انبیاء آئے ہزاروں رہنما آئے
حبیب کبریا ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
تمام اوصاف کی تکمیل کی خاطر انہیں بھیجا
رسولِ مجتبیٰ ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
صحیفوں اور کتابوں میں زمین و آسمانوں میں
خاتم الانبیاء ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جواب دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1889 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال نمبر 1268 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1418 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: چک عمر سکھا لادھوکا سے اٹاری تک سڑک کی تعمیر و لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***1418: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل دیپالپور (اوکاڑہ) چک عمر سکھا لادھوکا سے اٹاری تک سڑک پختہ کرنے کی منظوری کب ہوئی اس کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے مزید تحصیل و ضلع ساہیوال احاطہ زمان شاہ، نورن کے ڈھکو، شریں موڑ، بلے والا اور اڈا شہبیل از پاکپتن روڈ عارفوالا روڈ کی منظوری ہوئی تھیں؟

(ب) مذکورہ سڑک (یعنی چک عمر سکھا لادھوکا سے اٹاری تک کی تعمیر پر کل کتنی لاگت سے کام شروع کیا گیا ان پر کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے اور ان کا ٹھیکہ کس کس ٹھیکیدار کو کب دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان سڑک پر صرف مٹی اور بجری ڈال کر کام کو ادھورا چھوڑ دیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت چک عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک اوردوسری سڑکوں کی تعمیر جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) چک عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تحصیل دیپالپور سڑک کو پختہ کرنے کے لئے محکمہ ہائی وے کو کوئی احکامات جاری ہوئے اور نہ ہی کسی سکیم کی منظوری محکمہ ہائی وے کو دی گئی۔ مزید برآں تحصیل و ضلع ساہیوال میں ان سڑکات احاطہ زمان شاہ نورن کے ڈھکو شیریں موڑ بلے والا اور اڈا شہبیل از پاکپتن روڈ کی منظوری نہ ہوئی ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ان سڑکات کو پختہ کرنے کے لئے کوئی رقم مالی سال20-2019میں مختص نہ کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال کے بارے میں تھوڑا سا آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ علاقے ہیں جن کی سڑکوں کے بارے میں پوچھا تھا کہ ان کی منظوری کب ہوئی اور اس پر محکمہ کیا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر! اس میں یہ پوچھا تھا کہ تحصیل دیپالپور (اوکاڑہ) چک عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک سڑک پختہ کرنے کی منظوری کب ہوئی اس کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے۔

جناب سپیکر! مزید تحصیل و ضلع ساہیوال احاطہ زمان شاہ، نورن کے ڈھکو، شریں موڑ، بلے والا اور اڈا شہبیل از پاکپتن روڈ عارفوالا روڈ کی منظوری کب ہوئی تھیں؟

جناب سپیکر! اس میں جز (الف) کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ جو جواب آیا ہے اس میں انہوں بالکل ہی جواب دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان سڑکات احاطہ زمان شاہ نورن کے ڈھکو شیریں موڑ بلے والا اور اڈا شہبیل از پاکپتن روڈ کی منظوری نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کا جواب بالکل غلط ہے۔ میں یہ متعلقہ منسٹر سے یا جو بھی پارلیمانی سیکرٹری ہیں جنہوں نے آج جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر! میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سکیم 2017-18 میں approved ہوئی اس میں کام شروع ہوا اور اس کو نئے پاکستان میں revalidate نہیں کیا گیا تو مہربانی فرمائیں کہ کام کرنا اور نہ کرنا تو بعد کی بات ہے لیکن ہاؤس میں جواب تو درست دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز فاضل ممبر کو یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میں on the floor of the House جو بیان کروں گا اس کو honor بھی کروں گا۔

جناب سپیکر! اس کا جواب ہے کہ چک عمر سکھا لا دھو کا سے اٹاری تحصیل دیپالپور تک سڑک پختہ کرنے کے لئے محکمہ ہائی وے کو کوئی احکامات جاری ہوئے اور نہ ہی کسی سکیم کی منظوری ہائی وے کو دی گئی۔ مزید برآں تحصیل و ضلع ساہیوال میں ان سڑکات احاطہ زمان شاہ نورن کے ڈھکو شیریں موڑ بلے والا اور اڈا شہبیل از پاکپتن روڈ کی منظوری نہ ہوئی ہے۔ میں حیران ہوں کہ معزز فاضل ممبر جو بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ مرمت کا کام ہوا ہے یا جو کچھ ہوا ہے۔ یہ سکیم ہائی وے کو دی گئی ہے اور نہ ہی یہ ہائی وے کی سکیم ہے۔ پتا نہیں کہ معزز ممبر کہاں سے یہ سوال لے کر آئے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایک تو میں فاضل ممبر کو جو ہمارے پارلیمانی سیکرٹری ہیں ان کو بتا دوں کہ یہ اسی پنجاب سے متعلقہ سوال ہے کہیں اور سے نہیں ہے بلکہ پنجاب کے علاقے سے ہے اور میرے حلقے سے ہے۔

جناب سپیکر! Secondly یہ کہ میں ان کا چیلنج on the floor of the House قبول کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 2017-18 میں L-9-110 سے یہ سڑک احاطہ زمان شاہ، جوتے، لالے، گنگیجا، یہ جو سڑک جا رہی ہے یہ approved سکیم ہے اس پر پتھر پڑا ہوا ہے۔ مواصلات و تعمیرات نے وہاں پر کام شروع کیا تھا تو بد قسمتی کہہ لیں کہ وہ گورنمنٹ کے آخری دن تھے جب نیا پاکستان کی باری آئی تو ہماری اس سڑک کا پُرسان حال نہیں ہے وہ پتھر جو پڑا ہے وہاں پر لوگ اتنے پریشان ہیں اڑھائی سال ہو گئے لیکن وہاں پر کوئی پُرسان حال نہیں ہے تو میں on the floor of the House یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس کو چیک کرا لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ یہ مہربانی فرما دیں کیونکہ انہوں نے چیلنج کیا ہے تو میں نے قبول کیا ہے لہٰذا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد فرمائیں۔ یہ وہاں پر جائیں کیونکہ یہ تو پورے پنجاب کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں میرے حلقے میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان سے commitment لیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور اب میں اس تفصیل میں جاؤں گا۔ فاضل ممبر کو یہ پتا نہیں ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے اس سڑک کو take up کیا تھا اور یہ مواصلات و تعمیرات سے سوال کر رہے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ اور ڈیپارٹمنٹ ہے، مواصلات و تعمیرات اور ڈیپارٹمنٹ ہے تو ان کی میں یہ درستی فرمانا چاہوں گا کہ اگر لوکل گورنمنٹ میں یہ سڑک take up ہوئی تھی۔ یہ ان کا لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق fresh question بنتا ہے۔ یہ سوال مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ سے متعلق نہیں بنتا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ بڑا ذمہ دار ایوان ہے اگر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ ہمیں ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر! یہ جو پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے انہوں نے بہت بڑی بات کر دی ہے۔ میں اس floor پر کھڑے ہو کر پارلیمانی سیکرٹری کو چیلنج کر رہا ہوں کہ یہ اپنا ریکارڈ درست فرمائیں، انہیں اپنے محکمہ کا پتا ہی نہیں ہے کہ یہ کیا جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سڑک مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے under منظور ہوئی اور مواصلات و تعمیرات نے ہی وہ کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کو دوبارہ چیلنج کر رہا ہوں میں اس لئے reiterate کر رہا ہوں کہ آپ اس کو کمیٹی کے سپرد فرمائیں اور یہاں سے جو فاضل ممبر وہاں جائیں وہ جا کر اُسے چیک کریں۔ یہ پارلیمانی سیکرٹری مجھے کہہ رہے ہیں کہ فلاں محکمہ کا سوال ہے۔

جناب سپیکر! میں بار بار یہ عرض کر رہا ہوں کہ specific مواصلات و تعمیرات نے وہاں پر کام کیا ہے اور نئے پاکستان میں اس کو فنڈز نہیں ملے تو میرے سوال کا جواب تو صحیح دے دیں کہ یہ سڑک مواصلات و تعمیرات نے approve کی تھی اور مواصلات و تعمیرات کا وہاں پر پتھر پڑا ہوا ہے۔ وہاں پر غریب لوگ، کسان، مزدور جو گھروں کو جاتے ہیں اور آتے ہیں اُن کے جا کر حالات دیکھیں اور یہ فرما رہے ہیں۔ مجھے پتا ہی نہیں ہے میں انہیں کہتا ہوں انہیں محکمہ کا بالکل نہیں پتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے مجھے چیلنج کیا ہے on the floor of the House میں یہ بات پھر own کر رہا ہوں کہ معزز ممبر کا سوال پڑھیں کہ یہ لوکل گورنمنٹ کو مخاطب ہیں اور جواب مواصلات و تعمیرات سے لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر میرے بھائی ہیں اگر کوئی سکیم approval ہوئی ہوتی تو میں یہاں بالکل جواب دیتا۔ یہ لوکل گورنمنٹ کا سوال ہے، لوکل گورنمنٹ نے یہ سڑک take up کی تھی اگر اس کو پڑھ لیا جائے تو یہ مخاطب ہی لوکل گورنمنٹ کو ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے دو ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میرا سوال تو ہے نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب آپ نے کوئی تجاویز دینی ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جو چیلنج کیا ہے میں نے اُسے قبول کیا ہے یہ لوکل گورنمنٹ کا معاملہ نہیں ہے مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ نے وہاں پر کام کیا ہے اور یہ مان ہی نہیں رہے ہیں۔ میرے پاس اور تو کوئی حل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے صرف ایک submission کی ہے کہ یہ جو پارلیمانی سیکرٹری on the floor of the House غلط بات کر رہے ہیں اس معاملہ پر ایک کمیٹی تشکیل دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں کمیٹی نہیں بن سکتی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو غلط ہو اُس کے لئے جزا سزا رکھیں جو میں نے سوال کیا ہے وہ اتنا اہم سوال ہے پبلک کے مفاد میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر کو جواب چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! اگر آپ سوال پڑھ لیں معزز ممبر لوکل گورنمنٹ کو مخاطب ہیں اور جواب مواصلات و تعمیرات سے لے رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا تو مواصلات و تعمیرات سے سوال ہے آپ اس سوال کو پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس سوال کو pending کر دیتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں ان کا جو on the floor of the House چیلنج ہے میں اُسے قبول کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک !اس سوال کو pending کر دیا ہے اس کو چیک کر لیتے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 1881 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ کے علاقہ
میانی تا بھرتھ شرقی سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1881: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میانی تا بھرتھ شرقی سڑک کب بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت اس وقت تسلی بخش نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو از سر نو کارپٹ سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میانی تا بھرتھ شرقی سڑک Pak PWD نے بنائی ہے۔

(ب) تعمیر و چوڑائی و بہتری سڑک میانی تا پکھووال سڑک بشمول بھرتھ شرقی اور لنک جیون وال لمبائی 8.30 کلومیٹر (گروپ نمبر 1 کلومیٹر 0.00 تا 2.00 کلومیٹر اور بھرتھ شرقی 2.78 کلومیٹر مورخہ 08.02.2018 کو منظور ہوئی اور متذکرہ بالا گروپ نمبر 1 میسرز نذیر لک اینڈ کمپنی گورنمنٹ کنٹریکٹر سرگودھا کو ورک آرڈر C/ 63-4760

مورخہ 18.04.2018 کے تحت الاٹ ہوا جس کی لاگت 59.785 ملین روپے تھی۔ مالی سال18-2017 میں 10.00 ملین فنڈز مہیا کئے گئے جس سے 1.022 کلومیٹر ABC کارپٹ کی گئی اور بھرتھ شرقیwidening portion میںsub baseڈال دیا گیا ہے مالی سال19-2018 میں مذکورہ سڑک کے فنڈز مہیا نہ کئے گئے اور موجودہ مالی سال20-2019 میںADP میں بھی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے کام بند پڑا ہے مذکورہ سڑک کا جو حصہ تعمیر کیا گیا ہے اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ج) یہ سڑکDDWP سرگودھا نے مورخہ 01.02.2018 کو منظور کی تھی جس کی کل لمبائی 8.30 کلومیٹر ہے جس کا فیز-II الاٹ شدہ ہے انتظامی منظوری کے مطابق بقیہ 187.270 ملین فنڈز مہیا ہونے پر پوری سکیم مکمل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!18-2017 میں ایک سڑک تھی، تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میانی تا بھرتھ شرقی سڑک اگر آج سپیکر صاحب یا سیکرٹری صاحب ہوتے تو اُنہیں پتا ہے۔ یہ ایک لنک روڈ نکل رہی ہے جو بھیرہ سے منڈی بہاؤالدین کو interconnect کرتی ہے اب اس کیimportance اس طرح ہے کہ main city جہاں سے یہ سڑک نکل رہی ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے اس کا جواب دیا گیا ہے کہ "ہم نے اس کیsub base ڈال دی ہے" یہ سڑک18-2017 میں منظور ہوتی ہے 59 ملین اس کی ٹوٹل لاگت ہوتی ہے اس میں سے 10 ملین الاٹ کر دیا جاتا ہے، الاٹمنٹ کرنے کے بعد محکمہ 10 ملین کے اندر اس کا ایک sub portion بنا دیتا ہے۔

جناب سپیکر! اب مزے داری کی بات یہ ہے کہ محکمہ جوportion بناتا ہے تو وہ portion شہر کوconnect کرتا ہے اور نہ interconnect ضلع منڈی بہاؤالدین کو کرتا ہے وہ درمیان میں سے ایک کلومیٹر کی سڑک بنا دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! مزے داری کی بات یہ ہے کہ اس سڑک پر موٹر سائیکل کی ایک بھی دُکان نہیں تھی، گاڑی کے پنکچر کی ایک بھی دکان نہیں تھی اب دو سال ہو گئے ہیں الحمد للہ میری پارلیمانی سیکرٹری سے درخواست ہو گی کہ اگر وہاں وزٹ کریں تو پنکچر لگانے والی بیس دُکانیں کھل گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اب اس میں عرض یہ ہے جو میرا ضمنی سوال ہے کہ I am sure کہ کوئی ایسی possibilities ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس وہ پیسے نہیں ہوں گے obviously اگر نہیں ہوں گے تو شاید یہ اُس وجہ سے دے نہیں سکے۔ یہ ایک ایم پی اے کے حلقے کی ایک سٹوری ہے۔

جناب سپیکر! میرے آگے بھی دو سوال ہیں تو مواصلات و تعمیرات جو کہ پنجاب کا ایک اہم ڈیپارٹمنٹ ہے I am sure کہ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری بھی یہاں آئے ہوں گے اس ڈیپارٹمنٹ نے کیا پالیسی بنائی ہے کہ جو ایسی سڑکیں ہیں جن کی sub base ڈل چکی ہے، جس طرح میرے fellow colleague نے بھی یہ request کی ہے کہ ہم پالیسی define کریں۔ اس کے بعد پیسوں والی بات نہ کیجئے گا وہ تو understandable چیز ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں ہم نہیں لگا سکے so that attitude now needs to be changed as well ذرا پالیسی بیان کریں کہ ڈیپارٹمنٹ کس طرف جا رہا ہے، ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی کیا ہے پورا پنجاب کھنڈرات بن گیا ہے جہاں پر پنکچر کی ایک دُکان نہ تھی وہاں پر پچیس دُکانیں بن گئی ہیں اور لاء اینڈ آرڈر situation بھی create ہو گئی ہے کہ گڈی خراب ہوندی اے اُتوں چور پے جاندے نیں، چور پیندے نیں تے اُتوں پنکچر لگوانے پے جاندے نیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بہت اچھا سوال کیا اب میں آپ کو کیا گزارش کروں کہ یہ سڑک جس کا جز (الف) میں پوچھا گیا ہے تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میانی تا بھر تھ شرقی سڑک کب بنائی گئی تھی؟ ایک تو معزز ممبر سوال کرتے وقت سوچ لیا کریں یا یہ بتا دیا کریں کہ یہ سڑک Pak PWD جو فیڈرل گورنمنٹ کا subject ہے اُس نے take up کی تھی۔

جناب سپیکر! اگر میں اس کی تفصیل میں جاؤں تو میں معزز ممبر کو یہ بھی بتا دوں کہ تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میانی تا بھرتھ شرقی سڑک محکمہ ہذا نے نہیں بنائی البتہ کسی دوسری ایجنسی نے بنائی تھی جو کہ Pak PWD federal subject ہے گروپ نمبر 1 تعمیر و چوڑائی و بہتری سڑک میانی اس کی لمبائی 8.30 کلومیٹر اور گروپ نمبر 2 بھی انہیں بتا دیتا ہوں 2.78 کلومیٹر منظور ہوئی ہیں۔ انہیں کمپنی کا بھی بتا دیتا ہوں متذکرہ بالا گروپ نمبر 1 میسرز نذیر لک اینڈ کمپنی نے بنائی تھی۔

جناب سپیکر! میں حیران ہوں معزز ممبر مہربانی کر کے Pak PWD سے دریافت کریں اور میرے یہ بھی علم میں ہے کہ آپ ممبر قومی اسمبلی بھی رہے ہیں کہ Pak PWD ڈیپارٹمنٹ federal subject ہے یہ provincial subject ہی نہیں ہے جن کا معزز ممبر سوال کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ نے پارلیمانی سیکرٹری کا جواب سنا ہے یہ جواب لطیفے سے کم ہے؟ اتنا ٹائم نکال کے 400 کلومیٹر دور سے ہم یہاں آتے ہیں میں ایک حلقہ سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اگر ایم پی اے بنا ہوں تو میں جب آپ سے سوال حلقہ پی پی۔72 کا پوچھوں اور پارلیمانی سیکرٹری جواب حلقہ پی پی۔74 کا دیں۔

جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ جو آپ کا institution ہے یا محکمہ ہے اُس کی پالیسی کیا ہے آپ ان کے محکمہ والوں سے آج یہ پوچھیں کہ یہ جو اتنا ٹائم توڑ کر آ گئے ہیں ان سے صرف ایک سوال کریں کہ ایک سوال کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ لوکل گورنمنٹ کے متعلق ہے اور میرے سوال کی باری ذمہ داری انہوں نے Pak PWD پر ڈال دی ہے۔ اسے مان لیتے ہیں کہ ذمہ داری ڈال دی ہے لیکن یہ جواب کے اندر پوری اسمبلی کے بزنس سے عوام کے taxpayer کو کروڑوں روپے کا ٹیکہ لگ رہا ہے تو اتنی دور سے منسٹر صاحبان یا پارلیمانی سیکرٹری صاحبان صرف ہاؤس کو یہ بتانے آتے ہیں کہ یہ Pak PWD سے پوچھ لیں، یہ لوکل گورنمنٹ سے پوچھ لیں، یہ فلاں سے پوچھ لیں۔ اس بات کو آپ جواب کے اندر لکھیں جب جواب کے اندر یہ لکھا ہوگا تو میں آپ سے سوال نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس سے سوال نہیں کروں گا کہ سڑک کہاں سے بنی ہے۔ میں متعلقہ محکمے سے جا کر سوال کروں گا۔ آپ یہاں پر جو ڈیپارٹمنٹ سے سیکرٹری صاحب آئے ہیں اُن سے پوچھیں۔ اگر یہ Pak PWD کے under ہے تو یہ پھر اپنے جواب میں لکھ دیتے کہ یہ سوال مواصلات و تعمیرات کے متعلقہ نہ ہے لہٰذا متعلقہ ایم پی اے سے بولیں کہ وہ متعلقہ محکمے سے سوال کرلیں۔ آپ دیکھیں کہ اس طرح تو کوئی بھی سوال complete نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! میں نے محکمے کی پالیسی پوچھی ہے کہ کیا پالیسی ہے؟ مواصلات و تعمیرات کے under جو سڑکیں ہیں ان پر sub base ڈالا ہوا ہے جو کہ ان کے under ہیں۔ اگر آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں تو خدارا پنجاب کی اس عوام کو بتائیں کہ ہم لوگ نالائق اور نااہل ہیں لہٰذا ہم سے کوئی کام بھی نہیں ہوتا۔ اگر آپ سے کوئی کام نہیں ہو سکتا تو آپ ہمیں پالیسی define کریں۔ اگر ہمیں پالیسی کے بارے میں ہی نہیں پتا چلے گا تو ہم صوبہ پنجاب کو کس طرح آگے لے کر چلیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو آج اپنی واضح پالیسی بھی اور سب کچھ بتا دیتا ہوں کہ اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ میری بات سن لیں میں بھی اپوزیشن بنچز پر بیٹھتا رہا ہوں میں کوئی نیا ممبر نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں اپنی بات کو repeat کر رہا ہوں کہ یہ سڑک Pak PWD نے بنائی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے پارلیمانی سیکرٹری کی بات سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج میں کھل کر بات کروں گا اور اپنی دیانتدارانہ رائے دوں گا کہ اگر آپ روڈ سیکٹر کو دیکھ لیں تو پچھلے دس سالوں میں میٹرو بس اورنج لائن ٹرین کے علاوہ پورے پنجاب میں کہیں بھی کوئی سڑک بنتی نظر نہیں آئی۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! یہ صرف ایک ضلع کا مسئلہ نہیں ہے یہ overall پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ آپ جہاں بھی جائیں یا جس مرضی شہر میں جائیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال ہے مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! رانا محمد اقبال خان! ان کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ پچھلے دس سالوں میں کسی ایک سڑک کو بھی take up نہیں کیا گیا آپ ریکارڈ کھول کر دیکھ لیں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ میری پوری بات تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اپنی بات کو مختصر کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں کہ ایم اینڈ آر میں پیسا ہوتا ہے جس سے سڑکوں کی مرمت کی جاتی ہے۔ میں غلط بات نہیں کروں گا میں اپنی بات کو repeat کروں گا یہ چاہے جتنا مرضی شور کر لیں۔ ایم اینڈ آر کے لئے دس سالوں میں کوئی پیسا نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! اب ہماری حکومت نے ایم اینڈ آر کے لئے پیسا رکھا ہے اور انشاءاللہ جو سڑکیں پورے پنجاب میں repairable ہیں ان کو ہم بہت جلد repair کرنے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ اب بڑی interesting بات ہو گئی ہے یہ صرف کلمہ پڑھ کر یہ بات کہہ دیں کیونکہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے کہ دس سال میں ایم اینڈ آر کے لئے کوئی پیسا نہیں رکھا گیا۔ یہ جو ایم اینڈ آر کی بات کر رہے ہیں اس کی تین سال کی maintenance اور سکیورٹی والے پیسے ابھی تک ان کے ادھر ہی ہیں جو patch خراب ہوتا ہے ابھی بھی وہ اس کو

repair کرتے ہیں۔ آپ کیسی بات کر رہے ہیں، آپ کوئی خدا کا خوف کھائیں ؟ آپ اتنے بڑے ہاؤس میں اس طرح کی بات کر رہے ہیں کہ دس سالوں میں ایک سڑک بھی نہیں بنی۔

جناب سپیکر !اڑھائی سالوں میں آپ نے پورے پنجاب کو کھنڈر بنادیا ہے ان اڑھائی سالوں میں آپ نے بنی ہوئی سڑکیں توڑ دیں اور الٹا آپ یہ فرمارہے ہیں کہ ہماری یہ پالیسی ہے کہ دس سالوں میں کوئی سڑک بنائی ہی نہیں گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک !یہ لعنت والی بات نہ کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر !میں نے کہا ہے کہ جو جھوٹ بولے اس پر لعنت۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ سڑک اب Pak PWD میں چلی گئی ہے تو اب ہمارے لائق کیا حکم ہے آپ رولنگ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک ! آپ fresh question دے دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر !سوال تو ابھی بھی دیا ہوا ہے لیکن وہ تو ماننے کو تیار ہی نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک !اب جو ان کے ماتحت ادارہ ہو گا تو وہ اس سے ہی کام لیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر ! محکمہ تو کہہ رہا ہے کہ میانی تا پکھووال سڑک کا sub base ڈال دیا گیا ہے یہ جواب ان ہی کے محکمے نے دیا ہے یہ میں نے تو نہیں دیا لہٰذا یہ لکھ کر دے دیں کہ یہ سڑک Pak PWD کے under آتی ہے اور مواصلات و تعمیرات کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر !ان کو میری بات سمجھ میں ہی نہیں آرہی۔ انہوں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب میں نے اسی وقت دے دیا تھا کہ یہ سڑک Pak PWD نے take up کی تھی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر ! ہم کس کے پاس جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ fresh question دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ہم نے جواب دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ اب اگلا سوال نمبر 2210 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! سوال نمبر 2245 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: جی ٹی روڈ چک نمبر 6/4 ایل سے
دربار حضرت کرمانوالہ تک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2245: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ جی ٹی روڈ اوکاڑہ چک نمبر 6-L/4 سے دربار حضرت کرمانوالہ تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کب بنائی گئی، اس پر کتنی لاگت آئی اور کس کمپنی کو اس سڑک کا ٹھیکہ دیا گیا؟

(ج) مذکورہ سڑک کے لئے 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ سڑک کی جلد از جلد تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ٹی روڈ اوکاڑہ چک نمبر 6-L/4 سے دربار حضرت کرمانوالہ تک کا کچھ حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ تاہم جی ٹی روڈ جوادایونیو سے چونگی نمبر 7 تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی کل لمبائی 1.75 کلو میٹر ہے۔

(ب)　مذکورہ سڑک 1982 میں تعمیر کی گئی تاہم اس کی دورویہ (Dualization) تعمیر مندرجہ ذیل حصوں میں مختلف ادوار میں کی گئی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	سیکشن	نام ٹھیکیدار	سال	لاگت (ملین روپے)
1	دورویہ تعمیر اولڈ جی ٹی روڈ از راوی فلنگ سٹیشن تا ریلوے پھاٹک چک نمبر 4-L/1 (لمبائی 1.55 کلومیٹر)	خالد اینڈ برادرز	2007-08	29.981
2	دو رویہ تعمیر اولڈ جی ٹی روڈ از جواد ایونیو تا ریلوے پھاٹک چک نمبر 4-L/1 چونگی نمبر 7 تا پل 4/L نہر (لمبائی 3.60 کلومیٹر	فضل انجینئرنگ کارپوریشن	2013-14	136.970

(ج)　چونکہ ہائی وے ایم اینڈ آر ڈویژن ساہیوال کو سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک ایلوکیشن کی شکل میں ریلیز ہوتے ہیں لہٰذا مالی سال 19-2018 میں بجٹ میں بطور خاص اس سڑک کی مرمت کے لئے کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔

(د)　فنڈز کی دستیابی پر حکومت مذکورہ سڑک کی رواں مالی سال سے مرحلہ وار تعمیر ومرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کا محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سڑک کب سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور کب تک یہ سڑک مکمل کر لی جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے بہت اچھا سوال کیا ہے اور انشاءاللہ فنڈز کی دستیابی پر یہ سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں ان کی بات کو سن نہیں سکا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اپنی بات کو repeat کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! انشاءاللہ فنڈز کی دستیابی پر یہ سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ اوکاڑہ کی مین شاہراہ ہے۔ اس پر اوکاڑہ کی زرعی انڈسٹری ہے اور پورے شہر کی آمد ورفت اسی سڑک سے ہے۔ اوکاڑہ سے دو منسٹر صاحبان ہیں ایک منسٹر ابھی اعجاز عالم صاحب ہاؤس میں موجود ہیں اور دوسرے منسٹر صمصام بخاری ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ہماری حکومت میں اس سڑک پر ایک پُل بنا اور جس کی وجہ سے یہ سڑک ٹوٹ گئی تو اس کے بعد آج اڑھائی سال ہونے کو ہیں اس سڑک پر نہ کوئی پیچ ورک کیا گیا ہے اور نہ ہی اس کی طرف کوئی توجہ دی گئی ہے۔ آپ تصور کریں کہ مین جی ٹی روڈ پر صرف ایک طرف ٹریفک چل رہی ہے۔ وہاں جی ٹی روڈ پر پندرہ پندرہ، بیس بیس منٹ ٹریفک جام رہتی ہے لہٰذا کم از کم اس سڑک کو repair ہی کروا دیا جائے تاکہ سڑک پر ٹریفک چلنے کے قابل تو ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس سڑک کو جلدی ٹھیک کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں ان کو کہوں گا کہ یہ مجھ سے مل لیں اور مجھے تفصیل فراہم کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق! آپ پارلیمانی سیکرٹری سے مل کر ان کو تفصیل فراہم کر دیں تاکہ وہ اس پر جلدی کام شروع کروا دیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بے چارے یہاں پر سوالات کے جوابات دینے آجاتے ہیں لیکن منسٹر صاحب تشریف نہیں لاتے کیونکہ میں نے آج تک کبھی وزیر مواصلات کو ہاؤس میں دیکھا ہی نہیں کہ انہوں نے بھی کبھی سوالات کے جوابات دیئے ہوں۔ منسٹر صاحب ان کو بھیج دیتے ہیں اور ان کی تیاری نہیں ہوتی لہٰذا میرا ان کے ساتھ ملنے کا کوئی تُک نہیں بنتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق! آپ written detail مجھے دے دیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں100 مرتبہ ان کو written دینے کو تیار ہوں لیکن سڑک پھر بھی ان سے repair نہیں ہونی۔ دو منسٹر صاحبان جن کا تعلق اسی شہر سے ہے لیکن ان سے بھی سڑک repair نہیں کروائی جارہی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جناب شہاب الدین خان ساڈے لئی انتہائی قابل احترام نیں لیکن سردار محمد آصف نکئی سخت زیادتی کر گئے نیں مینوں لگدا اے کہ فائلیں وی ڈھنگ نال نہیں بھیجیاں اس تے ساڈا شدید احتجاج اے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان میرے چھوٹے بھائی ہیں، میں بڑا up right ہو کر آیا ہوں ہمارے جواب ٹھیک ہیں یہ اپنی غلطیوں کو درست کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر2819 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: علاقہ پل گری تا محمد پور نوناریاں سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2819: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل رحیم یار خان کے علاقے پل گری تا محمد پور نوناریاں سڑک گزشتہ کئی سالوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیڈ دیگی بنگلہ، محمد پور، آباد پور شیخ واہن آنے جانے والے علاقہ مکینوں کو مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ روڈ کو کب تک از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی کشادگی جون 2020 میں مکمل کرلی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقے تحصیل رحیم یار خان کے علاقے پل گری، محمد پور اور موضع نوناری جو کہ یونین کونسل عباس پور میں lie کرتے ہیں اس کی روڈ repair کے حوالے سے 6-اگست 2019 کو سوال جمع کرایا تھا جس کا مجھے جواب دیا گیا ہے کہ درست نہ ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے چونکہ جب میں نے یہ سوال جمع کرایا تھا۔ This road was badly needing repair اور میں وضاحت کرتا چلوں کہ یہ میرے ایم پی اے کے حلقے میں lie کرتا ہے جبکہ اس particular یونین کونسل کے ایم این اے مخدوم خسرو بختیار ہیں تو I believe جب یہ سوال address ہوا تو اس روڈ کی repair ہو چکی ہو گی۔

Mr Speaker! I have no further question about this road. When I addressed this question it was not repaired but now, it has been repaired. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3266 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھیرہ تا ملکوال مین روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3266: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ (ضلع سرگودھا) بھیرہ تا ملکوال مین روڈ میانی شہر سے ملکوال تک کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میانی بلال کالونی اور مڈھ موڑ چوک پر سڑک پر ایک سے دو فٹ کے گڑھے پڑے ہوئے ہیں اور جہاں کئی ماہ سے مین سڑک پر پانی کھڑا ہے مین سڑک پر پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا چلنا انتہائی دشوار ہے بلکہ پیدل گزرنا بھی بہت مشکل ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مین سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت خراب ہے فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ میانی بلال کالونی اور مڈھ موڑ چوک پر سڑک کی حالت خراب ہے، فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) سڑک کی از سر نو تعمیر فی الحال کسی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے جس سڑک کے حوالے سے سوال جمع کرایا تھا اس کا بڑا interesting جواب آیا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم آگے چلیں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھ لیجئے گا کہ کیا یہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے under ہی آتا ہے یا پھر اس کے لئے بھی ہم نے کوئی اور محکمہ ڈھونڈنا ہے اور ان کے دروازے کھٹکھٹانے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) کا جواب دیا گیا ہے کہ درست ہے سڑک کی حالت خراب ہے فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!جز(ب)میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے کہ میانی بلال کالونی اور مڈھ موڑچوک پر سڑک کی حالت خراب ہے فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!جز(ج)میں جواب دیا گیا ہے کہ سڑک کی از سر نو تعمیر فی الحال کسی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہے۔یہ سڑک موٹر وے انٹر چینج سے نکل رہی ہے اور تین اضلاع منڈی بہاؤالدین، جہلم اور سرگودھا کو connect کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!اب تو ان کے ڈیپارٹمنٹ کی بات آگئی ہے۔پورے پنجاب کی main سڑکوں کے targets, SOPs اور فنانس کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ کی کیا جامع پالیسی ہے اسے define کر دیں اور ادھر ادھر نہ جائیں کہ یہ نہیں ہوا اور وہ نہیں ہوا بلکہ یہ بتائیں کہ ان کے محکمے کی ہائی ویز کے بارے میں کیا پالیسی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! جناب صہیب احمد ملک میرے چھوٹے بھائی ہیں انہوں نے ایک سڑک کے لئے حکم دیا تھا وہ مکمل ہو گئی ہے۔اگر ان کا یہ سوال پالیسی کے متعلق ہے تو fresh question ڈالیں ہم مواصلات و تعمیرات کی پوری پالیسی، پورے فنڈز اور پنجاب بھر میں فنڈز کی کہاں کہاں distribution ہوئی ہے بتانے کے لئے تیار ہیں۔انہوں نے سوال کچھ پوچھا تھا اور اب جواب کچھ اور مانگ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے
لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ جناب شہباز احمد نے ڈیسک بجایا)

جناب صہیب احمد ملک: جناب شہباز احمد! جواب آ جائے پھر تالیاں وی مار دینا ابھی جواب آلین دیو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ Chair سے بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ کچھ ممبران کا کس طرح کاattitude ہے؟ محکمہ جواب دیتا ہے کہ یہ سڑک درست نہ ہے، یہ مین ہائی وے ہے تو پھر میرا حق بنتا ہے کہ پنجاب کی پالیسی بتائیں لیکن آپspecifically اس سڑک کی ہی پالیسی بتا دیں۔پارلیمانی سیکرٹری میرے بڑے بھائی ہیں میں ان کی انتہائی عزت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! پالیسی تو پورے ڈیپارٹمنٹ کی ہوتی ہے ایک سڑک کی تو نہیں ہوتی۔انہوں نے صحیح کہا ہے کہ آپ سوال ڈال دیں جو بھی پالیسی ہے، ٹوٹل بجٹ اور repair کے لئے جتنا پیسا رکھا ہوا ہے پوری تفصیل آپ کو دے دیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ٹٹیاں ہویاں سڑکاں دا کی کریئے ؟ پھر تسیں ای ٹٹیاں سڑکاں دا کجھ دسو، جہڑیاں بنیاں ہویاں سڑکاں اڑھائی سال توں ٹٹ گیاں نیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے جواب نہیں پڑھا؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!! جواب میں تو کچھ بھی نہیں ہے، یہی ہے کہ فنڈز آئیں گے تو کرلیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنڈزavailable ہوں گے تو کریں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پھر پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ فنڈز available نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! فنڈز کب تکavailable ہوں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر اپنے سوال سے ہٹ کر جواب مانگنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ واقعی یہ سڑک درست حالت میں نہیں ہے، فنڈز کی دستیابی پر ہم اس کا کام شروع کروا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کب تک کام شروع کرائیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! فنڈز کی دستیابی پر کام شروع ہو گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ایک سال گزر گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ہم نے جناب صہیب احمد ملک کی ایک سڑک repair کروا دی ہے۔ یہ ہر سال ایک سڑک تو نہ مانگیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔No suggestion آپ تشریف رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کے فائدے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے فائدے میں نہیں، آپ ان کو لکھ کر دیں بھیرہ میں میرا کیا فائدہ ہونا ہے؟ جناب صہیب احمد ملک! آپ تجویز لکھ کر دیں۔ اگلا سوال نمبر3332 محمد الیاس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! 2002 سے 2008 کی جو اسمبلی تھی اس میں جناب محمد محسن لغاری ایم پی اے تھے اور اب بھی ہیں وہ اکثر اوپر جا کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ سپیکر کی Chair پر چودھری محمد افضل ساہی تھے انہوں نے جناب محمد محسن لغاری کو مخاطب کیا کہ آپ اوپر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں مجھے جو یاد پڑتا ہے جناب محمد محسن لغاری نے کہا کہ چونکہ میرے جنوبی پنجاب کے کچھ issues ہیں اس لئے میں as a protest اوپر بیٹھتا ہوں۔ شاید مجھے وہ صحیح الفاظ یاد نہ ہوں۔ جو دوست 2002 کی اسمبلی میں تھے انہیں یاد ہو گا۔ ابھی بھی ہمارے ایک معزز ممبر اوپر بیٹھے ہیں، میرے ذہن میں آ رہا تھا کہ یہ ویسے بیٹھے ہیں یا ان کا کوئی issue ہے جس پر یہ احتجاج کر رہے ہیں لہٰذا ان سے پوچھ لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبر مہندر پال سنگھ اپنی will سے اوپر بیٹھے ہیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ Order in the House. جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3349 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے سندھ کے اوپر شیخ پل کی فعالیت سے متعلقہ تفصیلات

*3349: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے سندھ پر روجھان اور رحیم یار خان کو ملانے کے لئے شیخ خلیفہ پل تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پل کے دونوں اطراف اپروچ روڈ مکمل طور پر فنکشنل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پل تیار ہونے اور روڈ تیار / فنکشنل ہونے کے باوجود درمیانی پانچ سات کلومیٹر سیلابی ایریا میں بند اور روڈ کے نہ ہونے کی وجہ سے پل کا عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ پل کو کب تک فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) پل کے دونوں اطراف اپروچ روڈز مکمل نہ ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ اپروچ روڈز دونوں طرف کی مکمل نہ ہیں اس لئے عوام کو فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔

(د) حکومت بقایا اپروچ روڈز اور گائیڈ بنک کی منظوری کے بعد فنڈز کی دستیابی پر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ سوال جتنا میرے لئے اہمیت کا حامل ہے شاید اس سے زیادہ آپ کے concerning ہے۔ This question is pertaining to the Sheikh Khalifa Bridge that was constructed to connect district Rajan Pur and district Raheem Yar Khan in fact آپ کی ہوم تحصیل روجھان کو رحیم یار خان سے connect کرنے کے لئے علاقے کا یہ ایک بہت ہی دیرینہ مسئلہ تھا جس کے پیش نظر اس پل کی تعمیر کی گئی تھی لیکن بدقسمتی سے موجودہ گورنمنٹ کے اڑھائی سال کے عرصے میں اس کی connecting roads اب تک نہیں بنیں۔ I might be wrong مگر میرے خیال میں اس پل پر 7۔ارب روپے سے زیادہ کی لاگت آئی تھی جب exchequer سے اتنی heavy amount ایک پل کی تعمیر پر خرچ کی گئی تو I believe کہ connection roads بنانے پر دسواں حصہ بھی required نہیں ہو گا لہٰذا آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے سوال ہے کہ اس کی connecting roads کب تک بن جائیں گی اور اسے کب تک فنکشنل کر دیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! چونکہ مجھے اس ساری چیز کا علم ہے، یہ پل wholly solely یو اے ای گورنمنٹ نے بنائی تھی and there was an agreement between the Punjab Government and UAE Government کہ اس کے connecting roads وہ بنائیں گے اور اس کے banks وغیرہ بھی بنائیں گے۔ آپ کو پتا ہے کہ پچھلی گورنمنٹ سارے فنڈز ادھر سے واپس لے کر یہاں لاہور میں لگا دیئے لیکن ہم اب امید کرتے ہیں کہ اس tenure میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! آدھے سے زیادہ جواب تو جناب نے دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس پُل کے اطراف میں جو کام باقی ہے اس کے لئے آئندہ ADP میں فنڈز مختص کر دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں یہی امید رکھتا ہوں کہ ہم معاملات کو اس معزز ایوان کے فلور پر اُجاگر کرتے رہیں اور وہ address ہوتے رہیں۔ ہم قطعی طور پر تنقید برائے تنقید کے حامل نہیں ہو سکتے۔ جب ہم کسی مسئلے کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرواتے ہیں اور وہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے تو پھر ہم on the floor of the House اس کو appreciate بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ایک دیرینہ مسئلہ ہے۔ پانچ سے سات کلو میٹر area پر بند کی تعمیر ہونی ہے اور دونوں اطراف یعنی ضلع رحیم یار خان اور راجن پور کی طرف connective roads بھی بنی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری اور متعلقہ وزارت کے ارباب اختیار سے پھر request کروں گا کہ اس معاملے کو ذرا urgent بنیادوں پر take up کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے domain میں جو کام آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مالی سال کے ADP میں اس کے لئے فنڈز مختص کر دیئے جائیں گے اور یہ کام ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس کام کو جلد از جلد مکمل کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! جی، انشاء اللہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3699 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ٹول پلازوں کی تعداد اور
سال18-2017اور19-2018میں موصولہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3699: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل و ضلع ساہیوال میں اس وقت کتنے ٹول پلازے کس کس جگہ پر واقع ہیں ان میں سے اس وقت کتنے فنکشنل ہیں؟

(ب) ٹول پلازہ قائم کرنے کا کیا معیار ہے یہ کس قانون کے تحت قائم کیا جاتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں قائم ٹول پلازوں سے مالی سال 18-2017اور19-2018میں کل کتنی آمدن ہوئی تمام ٹول پلازوں کی پلازہ وار سالانہ آمدن کتنی ہے ہر ٹول پلازہ کی سالانہ آمدن کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) تحصیل و ضلع ساہیوال میں اس وقت مندرجہ ذیل تین عدد ٹول پلازے واقع ہیں اور تینوں فنکشنل ہیں۔

1. ٹول پلازہ چیچہ وطنی پل دریائے راوی۔
2. ٹول پلازہ قطب شہانہ پل دریائے راوی
3. ٹول پلازہ ساہیوال عارفوالہ روڈ نزد اڈا کمیر

(ب) ٹول پلازہ کے قیام کا مقصد حکومت کے ریونیو میں اضافہ کرنا ہے۔ کسی بھی ٹول پلازہ کا قیام صوبائی کابینہ اور وزیر اعلی کی منظوری کے تابع ہوتا ہے جبکہ حتمی منظوری جناب گورنر پنجاب کی طرف سے دی جاتی ہے جس کے بعد سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ ٹول پلازہ کے قیام کا نوٹیفکیشن جاری کرتے ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال میں قائم ٹول پلازوں سے مالی سال18-2017 اور 19-2018 میں ہونے والی آمدن کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سیریل نمبر	نام ٹول پلازہ	سالانہ آمدن برائے سال 2017-18	سالانہ آمدن برائے 2018-19
1۔	ٹول پلازہ چیچہ وطنی پل دریائے راوی	74.000 ملین روپے	92.311 ملین روپے
2۔	ٹول پلازہ قطب شہانہ پل دریائے راوی	یہ ٹول پلازہ مورخہ 11.12.2018 کو قائم ہوا	24.490 ملین روپے (201دن)
3۔	ٹول پلازہ ساہیوال عارف والہ روڈ نزد اڈا کیبر	یہ ٹول پلازہ مورخہ 06.09.2019 کو قائم ہوا	-

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ ٹول پلازہ قائم کرنے کا کیا معیار ہے اور یہ کس قانون کے تحت قائم کیا جاتا ہے؟ اس کا کوئی واضح جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ کس معیار کے تحت کون کون سی روڈز کے اُوپر ٹول پلازے بنائے گئے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اسی حوالے سے میں بھی ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری دونوں سوالوں کا اکٹھا جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرے اس سوال کا تعلق محکمہ مواصلات و تعمیرات سے زیادہ محکمہ قانون سے ہے کیونکہ ایک enactment and statutory provision کے تحت ٹول پلازوں کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ ٹول ٹیکس وصولی کے لئے کوئی نہ کوئی legislative measure کرنا پڑتا ہے۔ اس بارے میں on behalf of the Cabinet and Law Department وزیر قانون جواب دیں۔ ہوا یہ ہے کہ پہلے ایک ضلع میں ٹول ٹیکس کی وصولی کسی ایک پوائنٹ پر ہوتی تھی جبکہ اب ضلع کے اندر تین تین جگہوں پر ٹول ٹیکس کی وصولی شروع کر دی گئی ہے اور

وہاں پرpermanentوصولی کے لئے شیڈ تعمیر کئے جانے تھے۔اس مقصد کے لئے کھدائی کی گئی ہے اور وہاں سے گرد و غبار کے پہاڑ اُٹھ رہے ہیں۔یہ بالکل شہری حدود کے ساتھ ہیں۔پورے پورے اربن ٹاؤن اسdustکے ساتھ اٹے پڑے ہیں۔اس جگہ پر کھدائی کرنے کے بعد چھوڑ دیا گیاہےاورشیڈز کی تعمیر مکمل نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر!وزیر قانون بتادیں کہ کس قانون کے تحت یہ ٹول پلازےincrease کئے گئے ہیں،کیا کابینہ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہے،کوئی معاملہ اسمبلی میں آیا،کوئی subordinate legislationہوئی اور کوئی پالیسی مرتب کی گئی ہے؟یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے لہٰذا اس کو ہر صورتresolveہونا چاہئے۔It is not just a question. It could be answered. It needs to be addressed and resolved.بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے دو چیزوں کی بابت پوچھا ہے۔ایک تو انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ ٹول پلازے کس قانون کے تحت بنائے گئے ہیں؟یہ ٹول پلازےHighways and Bridges Ordinance 1959کے تحت بنائے گئے ہیں۔اس کی کابینہ سے منظوری نہیں ہوتی بلکہ محکمہ کا اپناADPہوتا ہے اور جو سڑکیں بنتی ہیں اسی میںbridgesکو شامل کرکے ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔جہاں تک معزز ممبر کا یہ فرمانا ہے کہ اس کی تعمیر کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر!میں نے محکمہ کو ابھی کہا ہے،انہوں نے نوٹ کر لیا ہے اور انشاءاللہ اس کو جلد از جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!قصور دیپالپور روڈ پر ٹال ٹیکس للیانی،ٹال ٹیکس کھڈیاں اور ٹال ٹیکس راجو وال پر کھدائی ہونے کی وجہ سے مٹی کے پہاڑ اُٹھ رہے ہیں اور وہاں سے کسی انسان کے لئے گزرنا محال ہے لہٰذا اس جانب فوری اور خصوصی توجہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان نے بڑا اچھا ضمنی سوال پوچھا ہے۔ میں جواب دینے لگا تھا لیکن انہوں نے وزیر قانون سے کہا کہ وہ جواب دیں۔ ٹول پلازوں کے حوالے سے معزز ممبر ملک محمد احمد خان کا concern بالکل جائز ہے۔ I agree with him. محکمہ کو اس بارے میں ہدایت کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں جناب نوید اسلم خان لودھی کے ضمنی سوال کو سُن نہیں سکا لہٰذا مہربانی کر کے وہ اپنے سوال کو دُہرا دیں۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کو repeat کر دیتا ہوں۔ جواب کے جز (ج) کے سیریل نمبر 3 پر بتایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! ٹول پلازہ ساہیوال عارفوالا روڈ نزد اڈا کیر 2019-09-06 کو قائم ہوا۔ یہ ٹول پلازہ میرے اپنے حلقہ میں واقع ہے۔ میرے حلقہ کی دو یونین کونسلز کے لوگ یہ ٹول پلازہ cross کر کے آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا اس بارے میں کیا معیار ہے، یہ ٹول پلازے ڈسٹرکٹ کے باہر کیوں نہیں بنائے گئے اور ضلع کے اندر یہ ٹول پلازے کیوں بنائے جا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! محکمہ ٹول پلازے Highways and Bridges Ordinance 1959 کے تحت بناتا ہے۔ ہر ضلع میں اسی قانون کے تحت ٹول پلازے بنائے جاتے ہیں۔ حکومت پنجاب جہاں ضروری سمجھتی ہے وہاں پر ٹول پلازہ بنا دیا جاتا ہے۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! شاید میرا سوال پارلیمانی سیکرٹری سمجھ نہیں سکے۔ یہ ٹول پلازے ضلع کی boundary کے اُوپر بنائے جانے چاہئیں تاکہ جو لوگ ضلع کی حدود سے باہر جائیں وہ ٹول ٹیکس ادا کریں اور جو لوگ ضلع کے اندر سفر کرتے ہیں وہ ٹول ٹیکس ادا نہ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری اس کی وضاحت فرما دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ضروری نہیں ہے کہ ٹول پلازہ ڈسٹرکٹ کی boundary پر قائم کیا جائے بلکہ جہاں ضروری ہوتا ہے وہاں پر یہ قائم کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ستمبر 2019 کو پنجاب بھر میں گیارہ نئے ٹول پلازے establish کئے گئے ہیں۔ میرے پاس ان کا آرڈر موجود ہے۔ جناب نوید اسلم خان لودھی نے ضلع ساہیوال کے حوالے سے سوال پوچھا ہے۔ بنیادی طور پر ٹول پلازہ نئی بننے والی سڑک پر قائم کیا جاتا ہے۔ یقیناً سڑک کی تعمیر میں حکومت کے فنڈز خرچ ہوتے ہیں تو اس پر ٹول ٹیکس لگایا جاتا ہے اور لوگ pay کرتے ہیں۔ جن گیارہ پوائنٹس پر یہ نئے ٹول پلازے بنائے گئے ہیں ان میں سے کوئی بھی نئی سڑک نہیں بلکہ یہ سب پرانی سڑکوں پر ٹول پلازے قائم کئے گئے ہیں۔ مختلف اضلاع میں پرانی اور ٹوٹی پھوٹی سڑکوں پر یہ گیارہ ٹول پلازے قائم کر کے عوام کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ کیا حکومت ان کو واپس لینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! جناب سمیع اللہ خان نے بڑا اچھا ضمنی سوال کیا ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے جب میں ان کے دور حکومت کی بات کروں گا تو حزب اختلاف کے بنچوں سے آوازیں آئیں گی۔ جب کوئی سڑک repair نہ ہو تو وہاں سے ریونیو collect کرنا پڑتا ہے اور پھر وہی ریونیو اسی سڑک کی مرمت پر لگایا جاتا ہے۔ ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت صوبہ پنجاب میں سڑکیں بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تو یہ کہوں گا، میں اگر اپنے ضلع کی بات کروں، اگر ڈیپارٹمنٹ مجھے اجازت دے تو میں وہاں پر چار ٹول پلازے لگا دوں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ میرے ضلع لیّہ میں سڑکوں کی مرمت کے لئے تقریباً 2۔ ارب روپیہ درکار ہے۔ لیّہ چھوٹا سا ضلع ہے اور یہ پورے پنجاب کی بات کرتے ہیں۔ انہوں نے دس سال میں سڑکوں کی مرمت کے لئے کچھ کیا نہیں ہے اور یہ پورے پنجاب کو بنانے کی بات کرتے ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کی بات سے agree کرتا ہوں۔ یہ گیارہ ٹول پلازے واپس لیں یا پھر ان دو سالوں میں پنجاب کی سڑکوں کا جو حال ہو گیا ہے اُن کی مرمت کے لئے کوئی 600، 700 ٹول پلازے بنائیں۔

جناب سپیکر! میرا مطلب ہے کہ جو سڑکیں کھڈے بن گئی ہیں اُن پر بھی یہ ٹول پلازے بنا دیں تاکہ ان کی theory پورے پنجاب میں implement ہو سکے۔ ان کی یہ theory غلط ہے اور یہ عوام دشمن قسم کی سوچ ہے۔ حکومت جب سڑکیں بناتی ہے تو پھر اُس کے اوپر ٹول پلازے بناتی ہے۔ میں نے تو ہمیشہ یہی دیکھا ہے ان کی اگر یہ سوچ ہے کہ جن سڑکوں پر کھڈے پڑ جائیں پہلے اُن کے اوپر ٹول پلازے لگاؤ، دس دس روپے اکٹھے کرو پھر وہ سڑک بنے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر بہت ساری حکومتیں رہی ہیں اُن میں پاکستان مسلم لیگ (ق) بھی رہی ہے اور پچھلے دو اڑھائی سال سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے تو میں نے کبھی یہ theory نہیں دیکھی۔ پارلیمانی سیکرٹری نے یہ خود theory create کی ہے۔

جناب سپیکر! میری عرض ہے کہ ان گیارہ ٹول پلازوں کو فی الفور واپس لیا جائے اور حکومت اپنے فنڈز سے سڑکیں بنائے کیونکہ سڑکیں بنانے کے بعد تو ٹول پلازے justify ہیں لیکن کھڈوں کے اوپر ٹول پلازے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہی کر سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3707 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سڑک اڈا بوٹی پال تا R-6/97 کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***3707: جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی-199 کی حدود میں واقع سڑک اڈا بوٹی پال تا 6-R/97 کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ کھڈے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا سڑک کی لمبائی صرف تین کلومیٹر ہے جو کہ سینکڑوں دیہاتوں کو ساہیوال شہر سے ملاتی ہے اور ساہیوال سے فیصل آباد شہر کو ملانے کا بھی متبادل راستہ ہے؟

(ج) کیا حکومت درج بالا سڑک کی ریپئرنگ کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز اس پر کتنی لاگت آئے گی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔ اڈا بوٹی پال اور چک نمبر6-R/97 اولڈ ہڑپہ روڈ پر واقع ہے اور اولڈ ہڑپہ روڈ بہتر حالت میں موجود ہے۔ اس روڈ پر وقتاً فوقتاً بوقت ضرورت اس روڈ پر پیچ ورک بھی کیا جاتا ہے۔ ساہیوال سے ہڑپہ روڈ کی کل لمبائی 23 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔

(ب) جی ہاں! ہڑپہ روڈ پر واقع ان دونوں مذکورہ چکوک / دیہات کا فاصلہ تین کلومیٹر ہے یہ روڈ کافی دیہاتوں کو ساہیوال سے ملاتی ہے اور یہ سڑک بذریعہ زیر تعمیر ساہیوال بائی پاس مختلف چکوک کو فیصل آباد روڈ سے ملائے گی۔

(ج) چونکہ روڈ اس وقت بہتر حالت میں موجود ہے اور بوقت ضرورت پیچ ورک بھی ہوتا رہتا ہے لہٰذا فی الحال اس روڈ پر کسی بھی قسم کی خصوصی مرمت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی ہے کہ سوال کچھ کیا گیا ہے اور جواب کچھ آ گیا ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ پی پی-199 ضلع ساہیوال کی حدود میں اڈا بوٹی پال سے لے کر سکنہ 6-R/92 تک ایک سڑک ہے لیکن جواب میں 6-R/97 لکھ دیا گیا ہے۔ 6-R/97 والی سڑک میرے حلقے میں ہی نہیں ہے۔ 6-R/92 والی روڈ ساہیوال

کو فیصل آباد کے ساتھ ملاتی ہے لیکن محکمہ نے 6-R/97 کا جواب دے دیا ہے جس کا پوچھا بھی نہیں گیا اُس کا جواب میں ذکر کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2880 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب محمد ارشد کے ایماء پر سوال نمبر 2880 کا جواب دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر: فورٹ عباس تا ہارون آباد روڈ کی بحالی و کشادگی سے متعلقہ تفصیلات

*2880: **جناب محمد ارشد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس تا ہارون آباد روڈ ضلع بہاولنگر کی چوڑائی کم ہے جبکہ اس پر ٹریفک کا دباؤ بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے اس روڈ کو ڈبل روڈ بنانے یا اس کی widding and improvement درکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر روزانہ ٹریفک حادثات ہو رہے ہیں قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور گاڑیاں تباہ ہو رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ کو کارپٹ کرنے اور اس کی widding and improvement کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) فورٹ عباس تا ہارون آباد روڈ کی کل لمبائی 53.50 کلومیٹر ہے اور یہ درست ہے کہ اس کی چوڑائی کم ہے اور ٹریفک کا دباؤ زیادہ ہے اس کی کشادگی و اصلاح درکار ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) منصوبہ زیر غور ہے فنڈز کی دستیابی پر شروع کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! محکمہ نے اس سوال کا جواب دیا ہے منصوبہ زیر غور ہے، فنڈز کی دستیابی پر شروع کر دیا جائے گا۔ مختلف اضلاع میں فنڈز کی دستیابی کا کیا معیار ہے؟ یہ وہ روڈ ہے جس کی خاطر جناب محمد ارشد، ایم پی اے نے وزیراعلیٰ کے ساتھ ایک کپ چائے بھی پی تھی جس پر اُنہیں پارٹی کی طرف سے Show Cause Notice بھی مل گیا اور وزیراعلیٰ نے مہربانی کرتے ہوئے اس سڑک کے لئے directive issue کر دیا تو کیا فنڈز کی دستیابی کا یہی معیار ہے؟ اُس کے بعد جناب محمد ارشد back foot پر آگئے کہ میری پارٹی رکنیت ہی معطل نہ ہو جائے جس طرح ہمارے تین چار ایم پی اے حضرات کی رکنیت معطل ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ حکومت عوام کے حقوق کو کیوں نظرانداز کر رہی ہے اور متعلقہ ممبران پارٹی تبدیل کر کے آئیں گے تو آپ انہیں فنڈز دیں گے یا اس کے علاوہ کوئی اور بھی معیار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! فاضل ممبر کا fresh question بنتا تھا لیکن اس کے باوجود میں جواب دے دیتا ہوں۔ فنڈز کم ہیں اور کام زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! فنڈز چونکہ کم ہوتے ہیں تو مختلف کاموں کی priority لگانا محکمہ کا کام ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے آہستہ آہستہ جن سڑکوں کے مسائل آرہے ہیں ہم اُنہیں take up بھی کر رہے ہیں اور محکمہ اُن پر کام بھی کر رہا ہے۔ شکریہ

(اذان نماز مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس سڑک کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے announce بھی کر دیا ہے اور اس پر directive issue ہو چکا ہے لیکن اس سڑک پر کام شروع نہ ہونے کی سمجھ نہیں آ رہی؟ پارلیمانی سیکرٹری ایوان کو یقین دہانی کرائیں کہ محکمہ اس مالی سال یا اگلے مالی سال میں اس سڑک پر کام شروع کرا دے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میرے بھائی جس directive کی بات کر رہے ہیں وہ میرے علم میں نہیں ہے لیکن میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ میرے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے پر بات کر لیں تو ہم اس کو take up کر لیتے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ کو موٹروے سے ملانے سے متعلقہ تفصیلات

*1268: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ کو نئے موٹروے سے ملانے کے لئے لنک دیا گیا ہے یہ لنک روڈ کہاں سے کہاں تک ملایا گیا ہے اس کی کل لمبائی اور چوڑائی کیا تھی؟

(ب) کیا حکومت نے مذکورہ منصوبے پر کام روک دیا ہے مذکورہ منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے منصوبہ پر کام روکنے کی وجہ سے اوکاڑہ کے عوام کی حق تلفی ہوئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ لنک روڈ کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! درست ہے اوکاڑہ کو نئے لاہور کراچی موٹروے سے ملانے کے لئے منصوبہ "دورویہ کرنا دیپالپور اوکاڑہ سمندری جھنگ روڈ" زیر غور ہے جو کہ دیپالپور سے شروع ہو کر اوکاڑہ، ماڑی پتن، سمندری سے ہوتا ہوا جھنگ پر ختم ہو گا۔ اس کی لمبائی 159 کلومیٹر اور اس کی چوڑائی 72 فٹ ہو گی۔ یہ سڑک سمندری کے مقام پر موٹروے M-3 سے ملتی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی جانب سے مذکورہ منصوبہ تا حال زیر غور ہے۔ نہ ہی اس کی کوئی باقاعدہ منظوری جاری ہوئی اور نہ ہی حکومت پنجاب نے اس پر کوئی رقم خرچ کی ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب پہلے ہی سڑک مذکورہ کو دورویہ کرنے کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ موڈ کے تحت غور کر رہی ہے جس کی فزیبلٹی رپورٹ محکمہ ہائی وے حکومت پنجاب کو ارسال کر چکا ہے اور مذکورہ منصوبہ کی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت فزیبلٹی اور financial modeling کے لئے consultant کی تقرری کی جا چکی ہے۔

چنیوٹ، پنڈی بھٹیاں روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3332: **جناب محمد الیاس**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر روزانہ ہزاروں چھوٹی بڑی گاڑیاں گزرتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ سے حکومت ٹال ٹیکس کی مد میں روزانہ لاکھوں روپے وصول کر رہی ہے؟

(د) اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت اس روڈ کو کب تک مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) چنیوٹ۔پنڈی بھٹیاں کی لمبائی 34 کلومیٹر ہے جو کہ بارہ کلومیٹر ضلع حافظ آباد میں اور بقیہ بائیس کلومیٹر ضلع چنیوٹ میں فعال کرتی ہے ضلع حافظ آباد میں میسرز شیخ محمد اقبال اینڈ کو گورنمنٹ کنٹریکٹر نے 2017 میں DST کی تھی اور سڑک کو ٹھیک کر دیا گیا تھا۔اس کے بعد 2019 میں محکمہ ہائی وے سب ڈویژن ایم اینڈ آر حافظ آباد نے اپنی لیبر کے ذریعے مختلف جگہوں پر پیچ ورک کا کام کیا اور سڑک کو چلنے کے قابل بنا دیا تھا۔ اس دوران محکمہ نے ٹبہ شاہ بہلول پر پل کے دو pannel جو کہ گر گئے تھے دوبارہ تعمیر کئے۔

(ب) اس روڈ پر روزانہ 1000 سے 1200 چھوٹی بڑی گاڑیاں روانی سے گزرتی ہیں۔

(ج) مالی سال 17-2016 میں یہ ٹول پلازہ میسرز رانا اشتیاق اینڈ کو نے محکمانہ بڈ سے 20 فیصد زائد ریٹوں پر حاصل کیا محکمہ کی بڈ 67.721 ملین روپے تھی جبکہ ٹھیکدار کی ٹوٹل بڈ 81.727 ملین روپے تھی جبکہ مالی سال 18-2017 میں اسی بڈ کی بنیاد پر reserved پرائس طے کی گئی جو کہ 84.178 ملین روپے approve ہوئی بعد ازاں 19-2018 میں اس کی پرائس 87.124 ملین روپے reserve کی گئی بعد ازاں مالی سال 20-2019 میں بھی اس کی پرائس 87.362 ملین روپے reserve کی گئی۔ اس ٹول پلازہ کی نیلامی کے لئے بار ہا ٹینڈرز لگائے مگر زیادہ reserved پرائس ہونے کی

وجہ سے اب تک یہ ٹول پلازہ محکمہ کے زیر سایہ چل رہا ہے اور اس کی کولیکشن روزانہ کی بنیاد پر محکمہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے اکاؤنٹ نمبرC-02712 میں جمع کروا رہا ہے۔ محکمہ نے ٹیکس کی مد میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کے اکاؤنٹ میں جولائی 2017 سے لے کر مئی 2020 تک -/158476010روپے جمع کروائے ہیں ان سالوں کی collection detail ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس ٹول پلازہ کی مین آمدن جو کہ پل گیارہ سگھاں والی سے پتھر کی ترسیل جو پنجاب بھر میں ہوتی ہے سے ہے۔ ایک سڑک جو کہ پل گیارہ سے پنڈی بھٹیاں کی طرف سیال موڑ سے آتی ہے۔ یہ محکمہ کے کنٹرول میں ہے اور NHAنے سڑک کی بحالی کا کام کیا ہوا ہے

(د) سڑک کی موجودہ حالت کے پیش نظر اس سڑک کو annual repairکی سالانہ مرمت سے صحیح حالت میں نہیں لایا جا سکتا اس لئے حکومت نے اس سڑک کو PPP موڈ میں تعمیر کرنے کا انتخاب کیا ہے۔

گوجرانوالہ: کڑیال کلاں گرمولہ ورکاں
سڑک کی تعمیر و مرمت و تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3015: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کڑیال کلاں تا گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ سڑک کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی اس کا تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

(ب) اس کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا ہے اور کتنی مالیت میں دیا گیا ہے؟

(ج) اس پر کتنا کام ہوا ہے، کتنا بقایا ہے، ٹھیکدار کو کتنی paymentکر دی گئی ہے اور بقایا کام کب تک مکمل ہو گا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سڑک پر پتھر ڈال کر کام ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے سڑک ٹریفک کے ناقابل استعمال ہے حکومت کب تک اس سڑک کو جلد از جلد مکمل کر دے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) کڑیال کلاں تا گرمولہ ورکاں بحالی وکشادگی مرمت برائے سڑک چاچو کی تا عابدہ آباد 20.88کلومیٹر21-2020 ADP میں سریل نمبر2211کا منصوبہ ہے۔اس کا گروپ نمبر1 عابدہ آباد مسندہ(7.58کلومیٹر) کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جبکہ گروپ نمبر2 زیر تعمیر ہے۔ اس گروپ کا تخمینہ لاگت139.713 ملین روپے ہے جس پر کام 10۔اکتوبر2017 میں شروع ہوا ہے مزید برآں سڑک کڑیال کلاں تا گرمولہ ورکاں اسی گروپ نمبر2کا حصہ ہے جس کی لمبائی تین کلومیٹر ہے۔

(ب) گروپ نمبر2کا ٹھیکہ چٹھہ اینڈ برادرز کو دیا گیا ہے جس کی ایگریمنٹ اماؤنٹ 139.713 ملین ہے۔

(ج) گروپ نمبر2پر 70 فیصد مکمل ہو چکا ہے جبکہ سیکشن کڑیال تا گرمولہ ورکاں پر1.5 کلومیٹر کام مکمل ہو چکا ہے۔ بقیہ حصہbase course تک مکمل ہے اس گروپ سے 84.871 ملین روپے کی پے منٹ کر دی گئی ہے اور بقایا کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دیا جائے گا۔

(د) اس سڑک کے کچھ حصہbase course تک مکمل ہے جس پر ٹریفک گزر رہی ہے۔ TSTکا کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے روکا ہوا تھا۔اس مالی سال میں اس سڑک پر 6.000روپے ملین فنڈز ریلیز ہوئے ہیں جن سے سیکشن کڑیال تا گرمولہ ورکاں پر کام مکمل ہو جائے گا البتہ اس مکمل پراجیکٹ کی تکمیل کے لئے مزید50.000روپے ملین روپے فنڈز درکار ہوں گے۔ فنڈز کی دستیابی پر باقی کام بھی مکمل کر دیا جائے گا۔

صوبہ میں یکم اگست2018تا2019
تک بنائے گئے نئے ٹول پلازوں سے متعلقہ تفصیلات

***3016: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے یکم اگست 2019 تک صوبہ بھر میں کتنے نئے ٹول پلازے بنائے گئے ضلع وار تفصیل بیان کریں؟

(ب) لاہور سے دیپالپور براستہ قصور روڈ(مصطفی آباد للیانی) سے پل راجووال سڑک کا فاصلہ کتنے کلو میٹر ہے مذکورہ راستے میں کب اور کتنے ٹول پلازے بنائے گئے کیا یہ درست ہے کہ ایک ہی ضلع میں تین جگہوں پر ٹول ٹیکس وصول کیا جارہا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں نئے ٹول پلازے بنانے کا اشتہار (ٹینڈرز) کب اور کس اخبار میں دیا گیا ہے کتنی کمپنیوں نے حصہ لیا مذکورہ ٹول پلازوں کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کتنے عرصہ اور کتنی مالیت میں دیا گیا؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت غیر قانونی ٹول پلازے ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یکم اگست 2018 سے یکم اگست 2019 تک صوبہ بھر میں گیارہ ٹول پلازہ لگائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور سے دیپالپور براستہ قصور مصطفی آباد سے راجوال کا فاصلہ 83 کلو میٹر ہے۔ مذکورہ راستے میں ضلعی حدود میں دو ٹول پلازہ بنائے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) لاہور قصور روڈ۔ بمقام مصطفی آباد 2011

2) قصور کھڈیاں دیپالپور روڈ۔ بمقام کھڈیاں خاص 2019

یہ درست نہ ہے کہ ضلع قصور میں تین ٹول پلازے ہیں ضلعی حدود میں دو ٹول پلازے لگائے گئے ہیں۔ ٹول پلازہ Section 3 & 6 of Punjab Tolls on Road & Bridges آرڈیننس 1962 کے تحت گورنر آف پنجاب کے حکم کے مطابق ریونیو وصول / پیدا (generate) کرنے کے لئے لگائے گئے۔

(ج) مذکورہ بالا ٹول پلازہ جات کے ٹھیکہ جات بالترتیب 29.09.2020 اور 07.10.2020 کو الاٹ کئے جا چکے ہیں جن کے اشتہارات روزنامہ "ایکسپریس" اور روزنامہ "نوائے وقت" میں شائع کئے گئے۔

ٹول پلازہ کھڈیاں کے ٹینڈرز میں پانچ جبکہ ٹول پلازہ مصطفی آباد میں دو کمپنیوں نے حصہ لیا۔ ٹول پلازہ کھڈیاں کا ٹینڈر مبلغ-/178873 روپے روزانہ جبکہ ٹول پلازہ مصطفی آباد کا ٹینڈر مبلغ-/377289روپے روزانہ کی بنیاد پر رواں مالی سال کے لئے دیا گیا۔

(د) مذکورہ ٹول پلازے غیر قانونی نہ ہیں اور محکمہ تا حکم ثانی مذکورہ نئے لگائے گئے ٹول پلازہ ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ مذکورہ ٹول پلازہ Section 3 & 6 of Punjab Tolls on Road & Bridges آرڈیننس1962 کے تحت گورنر آف پنجاب کے حکم کے مطابق ریونیو وصول / پیدا(Generate) کرنے کے لئے لگائے گئے۔

لاہور: جوڈیشل کمپلیکس کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3279: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوڈیشل کمپلیکس لاہور کی بلڈنگ کی تعمیر سال 2012 میں شروع ہوئی تھی؟

(ب) اس کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی سال وار تفصیل دی جائے؟

(ج) اس کا کام کتنا مکمل ہوا ہے کتنا بقایا ہے اس کی تکمیل کب ہوئی تھی اوراس کی تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اس کی تعمیر کا بقایا کام کب تک مکمل ہو گا اس کی تاخیر کے ذمہ داران کون کون ملازمین ہیں ان کے نام عہدہ، مع گریڈ اور ادارہ کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جوڈیشل کمپلیکس لاہور کی تعمیر31.05.2012 کو شروع ہوئی۔

(ب) اس کی تعمیر کے لئے 757.552 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جوڈیشل کمپلیکس لاہور کی تعمیر کا کام سال 2015 میں مکمل ہو چکا ہے۔ تب سے بلڈنگ محکمہ ہذا جوڈیشری کے زیر استعمال ہے۔ جیسے جیسے گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز جاری ہوئے ٹھیکیدار کے بقایاجات کی ادائیگی کی گئی اور اس کی تاخیر نہ ہوئی ہے۔

(د) اس کی تعمیر کا کام ہر لحاظ سے مکمل ہے اور کوئی کام بقایا نہ ہے۔

رحیم یار خان: مرید شاخ تا ماچھکہ نور شاہ روڈ کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3387: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مرید شاخ تا ماچھکہ نور شاہ روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو کب بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے سابقہ حکومت میں فنڈز رکھے گئے تھے لیکن ٹھیکیدار صرف پتھر ڈال کر غائب ہو گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک نامکمل ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ پر گڑھے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ روڈ کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مرید شاخ تا ماچھکہ نور شاہ روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو 1970 میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس سڑک کے کچھ حصہ کی تعمیر کے لئے سابقہ حکومت میں فنڈز رکھے گئے تھے۔ جون 2020 سے پہلے ٹھیکیدار نے پتھر ڈالا ہوا تھا اور سڑک زیر تعمیر تھی لیکن جون 2020 میں سڑک مکمل ہو گئی ہے۔

(ج) الاٹ شدہ 3.70 کلومیٹر حصہ مکمل کر دیا ہے لیکن سڑک کے بقیہ حصہ میں گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔

(د) سڑک کے بقیہ حصہ کی تعمیر فنڈز کی دستیابی کی صورت میں کی جائے گی۔

رحیم یار خان: ماچھی گوٹھ ولہار روڈ صادق آباد کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3388: **جناب ممتاز علی**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ماچھی گوٹھ ولہار روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کب بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی حالت اس وقت انتہائی خستہ حال ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہورہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ روڈ کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ماچھی گوٹھ ولہار روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو تقریباً30 سال قبل 1990 میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) مذکورہ14.22 کلومیٹر سڑک سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سلسلہ نمبر2948 پر شامل ہے اور اس کا تین کلومیٹر حصہ از سر نو تعمیر کر دیا گیا ہے اور بقیہ حصہ فنڈز مہیا کرنے پر مکمل کر دیا جائے گا۔

رحیم یار خان: پل گری اڈا محمد پور نوناریاں کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3412: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پل گری اڈا تا محمد پور نوناریاں ضلع رحیم یار خان سڑک کی آخری بار کب مرمت کی گئی اس کو بنے کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اہم رابطہ سڑک ہونے کے باوجود اس کو نظر انداز کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت روڈ مذکورہ کو کب تک از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پل گری اڈا تا محمد پور نوناریاں روڈ کی آخری بار کشادگی واصلاح جون 2020 میں مکمل کی گئی تھی اور اس سڑک کو بنے ہوئے تقریباً 35 سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔

(ب) نہیں، یہ درست نہ ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی کشادگی واصلاح جون 2020 میں مکمل کر لی گئی تھی۔

سالم انٹر چینج سے بھلوال براستہ لک موڑ،
اجنالہ سرگودھا روڈ کو دورویہ بنانے اور توسیع سے متعلقہ تفصیلات

*3654: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سالم انٹر چینج سے بھلوال براستہ لک موڑ اجنالہ سرگودھا روڈ پر ٹریفک کا رش روز بروز بڑھ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر ٹریفک کو manage کرنے کا کوئی انتظام نہ ہے؟

(ج) اس روڈ کو آخری مرتبہ کب تعمیر کیا گیا تھا اور اس پر کتنی لاگت آئی کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) مذکورہ روڈ پر پچھلے ایک سال میں کتنے ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں اور ان میں کتنی قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت اس روڈ پر تیز رفتار، اوورلوڈنگ اور دیگر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو روکنے اور اس روڈ کو ون وے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے

(ج)

1. سالم انٹر چینج سے بھلوال براستہ لک موڑ سرگودھا روڈ مورخہ 24.08.2014 کو مکمل ہوئی اور اس پر 595.063 ملین روپے لاگت آئی۔
2. سالم انٹر چینج سے بھلوال براستہ اجنالہ سرگودھا روڈ مورخہ 28.09.2012 کو مکمل ہوئی اور اس پر 531.322 ملین روپے لاگت آئی محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر ڈویژن سرگودھا ان سڑکوں کی مرمت پیچ ورک کی صورت میں کر رہا ہے جس سے ٹریفک بآسانی چل رہی ہے۔

(د) مذکورہ سوال انتظامی امور کے متعلق ہے

(ہ) ٹریفک کو manage کرنے کے لئے اس روڈ پر پٹرولنگ پولیس کی دو چوکیاں بھلوال اور سکیسر قائم ہیں قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو پٹرولنگ پولیس کے اہلکار حسب قانون کارروائی کرتے ہیں مذکورہ سڑک کو دو رویہ کیا جانا موجودہ ٹریفک کے لحاظ سے ضروری ہے تاہم یہ سڑکیں ابھی تک کسی ترقیاتی پروگرام کا حصہ نہ ہیں۔

اوکاڑہ: پل بی ایس لنک امیر تیجیکا تا چوک بھرپورہ سڑک کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3670: **جناب منیب الحق**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں پل بی ایس لنک امیر تیجیکا تا چوک بھرپورہ سڑک کی تعمیر نو کے لئے فنڈز کا اجراء ہوا تھا اور ٹھیکہ بھی دے دیا گیا تھا اگر ہاں تو اس کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کا حصہ جو پل بی ایس لنک امیر تیجیکا سے سڑک بصیر پور تا نہال مہار سے نقطہ انتصال تک نہیں بنایا گیا اگر ہاں تو اس نامکمل سڑک اور فنڈز کی خورد بُرد کا ذمہ دار کون ہے اور حکومت اس کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ نامکمل سڑک کے حصہ کی تعمیر نو کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مذکورہ منصوبہ "بحالی بی ایس لنک سڑک از ہیڈ گلشیر تا بھرپورہ چوک براستہ امیر اتیجیکا حصہ کلومیٹر 10.90 تا 19.90 لمبائی 8.75 کلومیٹر تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی باقاعدہ منظوری مورخہ 06.12.2017 کو ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 77.920 ملین روپے ہے۔ اس کا ٹھیکہ میسرز فالکن کنسٹرکشن کمپنی کو مورخہ 06.02.2018 کو الاٹ کیا گیا۔ منصوبہ کے لئے اب تک 57.273 ملین فنڈز جاری ہوئے جو کہ سڑک کی تعمیر پر خرچ کر دیئے گئے جبکہ سڑک کو مکمل کرنے کے لئے مزید 20.647 ملین فنڈز درکار ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ سڑک مذکورہ کا حصہ بصیر پور نہال مہار روڈ تا نقطہ انتصال تک (لمبائی 3.10 کلومیٹر) ابھی نامکمل ہے۔ سڑک کے اس حصہ پر کام جاری ہے لیکن اس کو مکمل کرنے کے لئے ابھی 20.647 ملین فنڈز درکار ہیں۔

(ج) سڑک مذکورہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 21-2020 میں شامل ہے اور موجودہ مالی سال میں اس منصوبہ کے لئے 18.106 ملین رقم جاری کی گئی تھی جو کہ خرچ کر دی گئی۔ بقیہ درکار فنڈز کے اجراپر منصوبہ کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

فیصل آباد: مڈھالی روڈ کو توسیع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3701: **جناب نوید اسلم خان لودھی**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں دریائے راوی پر قطب شہانہ پل تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) قطب شہانہ پل کب تعمیر کیا گیا اس پر کل کتنی لاگت آئی اور یہ کب سے فنکشنل ہے؟

(ج) قطب شہانہ پل ضلع ساہیوال کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا ہے اور یہ پل کتنا عرصہ میں مکمل ہو گا، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) قطب شہانہ پل کی تعمیر کی وجہ سے ساہیوال شہر سے دریائے راوی کی جانب مڈھالی روڈ/فیصل آباد روڈ پر سڑک تعمیر کی گئی ضلع ساہیوال اور فیصل آباد کو ملانے والی یہ سڑک ہیوی ٹریفک کے لئے تنگ اور چھوٹی ہے جس کی وجہ سے روزانہ روڈ پر حادثات رونما ہورہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں دریائے راوی پر قطب شہانہ پل تعمیر کیا گیا ہے۔

(ب) قطب شہانہ پل سال 15-2013 میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کا تخمینہ لاگت 1761.00 ملین روپے ہے اور یہ سال 2015 سے فنکشنل ہے۔

(ج) قطب شہانہ پل ضلع ساہیوال کا ٹھیکہ NLC کو دیا گیا اور یہ پل مقررہ مدت 18 ماہ میں مکمل ہوا۔

(د) قطب شہانہ پل کی تعمیر کی وجہ سے ساہیوال شہر (comprehensive chowk) سے دریائے راوی کی جانب مڈہالی روڈ/فیصل آباد پر سڑک تعمیر کی گئی جو کہ اس وقت کی ٹریفک کے لحاظ سے درست تھی اب موٹروے M-3 کے فنکشنل ہونے سے ٹریفک بڑھ گئی ہے۔

(ہ) جی نہیں ابھی تک یہ کسی پروگرام کا حصہ نہ ہے۔

ساہیوال: قطب شہانہ پل پر موجود
ٹول پلازہ سے ماہانہ/سالانہ آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*3702: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں واقع دریائے راوی پر تعمیر شدہ پل قطب شہانہ پر ایک ٹول پلازہ موجود ہے؟

(ب) یہ ٹول پلازہ کب بنایا گیا اور یہ کب سے فنکشنل ہے؟

(ج) ٹول پلازہ قطب شہانہ پل کا ٹھیکہ / ٹینڈر کب ہوا کب سے مظوری کے بعد فنکشنل ہوا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) درج بالا ٹول پلازہ سے ماہانہ / سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے اور وہاں پر تعینات عملہ کی تعداد اور وصولی فیس وہیکلز کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ٹول پلازہ ضلع ساہیوال میں واقع ہے اور وہاں جو سلپ / پرچی وصولی فیس دی جاتی ہے وہ ضلع اوکاڑہ کی ہوتی ہے، اس کی وجوہات تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں واقع دریائے راوی پر تعمیر شدہ پل قطب شہانہ پر ایک ٹول پلازہ موجود ہے۔

(ب) یہ ٹول پلازہ مع پل دریائے راوی جنوری 2015 میں مکمل ہوا اور اس کے فوراً بعد ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا جبکہ حکومت کی طرف سے اس پلازہ پر ٹول ٹیکس کے نفاذ کا نوٹیفکیشن مورخہ 10.12.2018 کو جاری کیا گیا نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ مورخہ 11.12.2018 سے فنکشنل ہے۔

(ج) ٹول پلازہ قطب شہانہ 10.12.2018 کو حکومت کے نوٹیفکیشن کے بعد 11.12.2018 کو فنکشنل ہوا۔ ٹول پلازہ قطب شہانہ پل کی ریزرو پرائس برائے مالی سال 20-2019 مبلغ -/3,66,23,000 روپے منظور ہوئی اور اس پل کا ٹھیکہ برائے مالی سال 20-2019 کے لئے مورخہ 14.06.2019 کو بعوض مالیت -/ 6,17,51,786 روپے میں ہوا اور 01.07.2019 سے بذریعہ کنٹریکٹر ٹال ٹیکس کی وصولی کی گئی۔

(د) درج بالا ٹول پلازہ سے ماہانہ / سالانہ ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	مالی سال	سالانہ آمدن	ماہانہ آمدن
1۔	2018-19	2,24,90,320/- روپے برائے 201 دن	33,56,764/- روپے
2۔	2019-20	6,17,51,786/- روپے برائے 366 دن	51,45,982/- روپے

چونکہ یہ ٹول پلازہ مالی سال 2019-20 میں بذریعہ ٹھیکیدار operate ہوتا رہا ہے لہٰذا وہاں پر تعینات عملہ کی تعداد ایگریمنٹ کے مطابق 23 افراد روزانہ (24 گھنٹے) تعینات رہے۔ وصولی فیس و ہیکل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ چونکہ ٹول پلازہ ضلع ساہیوال میں واقع ہے لہٰذا جو سلپ / پرچی وصولی فیس دی جاتی ہے وہ ضلع ساہیوال کی ہی ہوتی ہے۔

ساہیوال: ویو ہوٹل تا ملگدا

چوک بُنگہ حیات روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3709: **جناب خضر حیات:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی۔196 کی حدود میں ایک سڑک ویو ہوٹل تا ملگدا چوک بُنگہ حیات روڈ موجود ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ بُنگہ حیات روڈ جی ٹی روڈ کا متبادل ہے جس سے کئی چکوک و دیہات مستفید ہوتے ہیں لیکن اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) درج بالا سڑک کی آخری بار مرمت کب کی گئی اس پر کتنی لاگت آئی اگر نہیں کی گئی تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت درج بالا سڑک کی از سر نو مکمل مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی-196 کی حدود میں ایک سڑک ویو ہوٹل تالمگدا چوک بُنگہ حیات روڈ موجود ہے؟

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ بُنگہ حیات روڈ جی ٹی روڈ کا متبادل ہے جس سے کئی چکوک و دیہات مستفید ہوتے ہیں، سڑک کی موجودہ حالت کافی خراب ہے اور یہ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) محکمہ ہائی ویز ایم اینڈ آر کے قائم ہونے کے بعد (جو کہ 2017-01-01 کو قائم ہوا) سے لے کر اب تک بوجہ عدم دستیابی فنڈز اس سڑک کی تعمیر و مرمت نہیں کی گئی؟

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کی مرحلہ وار مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا؟

سیالکوٹ پسرور روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3717: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ پسرور روڈ دو اضلاع کو ملاتی ہے اور بہت مصروف سڑک ہے جو کہ انتہائی ناگفتہ بہ حالت میں ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور میں وزیر اعظم پاکستان نے اس سڑک کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کی منظوری دی تھی فنڈز بھی ریلیز کر دیئے تھے مگر کام شروع نہ ہو سکا؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے۔

(ب) جی ہاں! سابقہ دور حکومت میں یہ منصوبہ NHA میں منظور کیا گیا اور ٹینڈر بھی وصول ہوئے لیکن فنڈز کی عدم موجودگی کی وجہ سے ورک آرڈر جاری نہ ہو سکا۔

(ج) سیالکوٹ پسرور روڈ کی کل لمبائی 27.35 کلومیٹر ہے۔ حکومتِ پنجاب نے اس سڑک کو دورویہ بنانے کیلئے مالی سال20-2019 کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ چونکہ گورنمنٹ نے اس منصوبے کے لئے سال20-2019 میں 50.000 ملین روپے مختص کئے تھے۔ جس کی بابت فیصلہ کیا گیا کہ پہلے مرحلے میں 4.45 کلومیٹر سڑک کو دورویہ تعمیر کرنے کا کام ٹھیکیدار کو مورخہ 17.01.2020 کو الاٹ کیا گیا ہے جس کا تخمینہ لاگت 661.104 ملین روپے اورالاٹ شدہ منصوبے کی مدتِ تکمیل اٹھارہ ماہ ہے۔ روڈ پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ بقایا منصوبہ مزید فنڈز آنے پر الاٹ کیا جائے گا۔ جس کی بقایا لمبائی 10.15 کلومیٹر اور لاگت 1263.069 ملین روپے بنتی ہے۔

شاہدرہ تا نارنگ کالا خطائی روڈ لاہور
نارووال سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3718: جناب منان خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شاہدرہ تا نارنگ کالا خطائی روڈ لاہور نارووال کب بنائی گئی اور اس کا تخمینہ لاگت کتنا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک دباؤ کی وجہ سے اس خستہ حال روڈ کی مرمت ہو رہی ہے اگر ہاں تو اس پر سالانہ کتنے اخراجات ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کرتاپور corridor کھلنے کے بعد اس روڈ پر ٹریفک کا بہاؤ زیادہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس کی تعمیر اور ٹریفک کی روانی رکھنا بہت ضروری ہے اس خستہ حال روڈ کی مرمت کا کام حکومت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) شاہدرہ، کالا خطائی، نارنگ، نارووال روڈ (سیکشن نارووال تا گجر چوک، لمبائی=42 کلو میٹر) ہائی وے ڈیپارٹمنٹ ضلع نارووال نے تعمیر کروائی اس کا تخمینہ لاگت 995.973 ملین ہے۔ بقیہ حصہ گجر چوک تا شاہدرہ RC ڈویژن لاہور کے زیر انتظام تعمیر کیا گیا۔

مذکورہ سڑک کی بنیادی تعمیر کا کام سال2004 میں شروع ہوا اور بعد ازاں کارپٹ روڈ کا کام سال2015 میں شروع ہوا اور سال2016 میں مکمل ہوا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ٹریفک دباؤ کی وجہ سے یہ سڑک خستہ حال ہے اور پنجاب ہائی وے (ایم اینڈ آر)ڈیپارٹمنٹ اس کی سالانہ مرمت کرتا ہے۔مالی سال 2019-20میں ضلع نارووال میں واقع 22 کلو میٹر سڑک(بدوملہی تا نارووال) کی مرمت(پیچ ورک) پر تقریباً0.350 ملین خرچہ ہوا ہے۔

(ج) جی ہاں!یہ درست ہے کہ کرتارپورcorridor کھلنے کے بعد اس روڈ پر ٹریفک بہاؤ بہت زیادہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس کی تعمیر اور ٹریفک کی روانی رکھنا بہت ضروری ہے۔ اور وقتاً فوقتاً محکمہ پنجاب ہائی وے(ایم اینڈ آر)اس کی سالانہ مرمت کرتا رہتا ہے۔تا کہ ٹریفک کی روانی بر قرار رہے۔

ضلع سرگودھا: بھیرہ اڈا تا چک
قاضی ٹھٹھی نور پور سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3723:**جناب صہیب احمد ملک**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سڑک بھیرہ اڈا تا چک قاضی ٹھٹھی نور تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کب کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ سڑک اب قابل استعمال اور گاڑیاں اس پر چل سکتی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت انتہائی خستہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) کیا حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر اس سڑک کی جلد از جلد از سرنو تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سڑک بھیرہ اڈا تا چک قاضی ٹھٹھی نور تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کی تعمیر محکمہ لوکل گورنمنٹ نے کی ہے

(ب) یہ سڑک اب استعمال کے قابل نہ ہے اور گاڑیاں اس پر بہت مشکل سے چلتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے اس سڑک کی حالت انتہائی خستہ اور یہ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(د) اس سڑک کا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

جہلم: گاؤں منڈاہڑ تا لنگر سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3728: **جناب ناصر محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ (تحصیل پنڈ دادنخان) گاؤں منڈاہڑ تا لنگر سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ (تحصیل پنڈ دادنخان) گاؤں منڈاہڑ تا لنگر سڑک شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ تاہم مذکورہ سڑک محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ملکیت نہ ہے بلکہ محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی ملکیت ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر سال 98-1997 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ضلع جہلم کی زیر نگرانی کی گئی۔ سڑک کی لمبائی 3.50 کلومیٹر اور چوڑائی دس فٹ ہے۔ مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں مذکورہ سڑک کی مرمت کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی۔

(ج) مذکورہ سڑک کی مرمت کے لئے 16.268 ملین روپے درکار ہیں۔ مطلوبہ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

جہلم: کندوال سے پنڈ داد نخان سڑک
کی تعمیر و مرمت اور مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3729: **جناب ناصر محمود**: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کندوال سے براستہ للہ، پنڈ داد نخان تک سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ کہ ہے کندوال سے براستہ پنڈ دانخان سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ سڑک کی کل لمبائی 42 کلو میٹر ہے جس میں سے تقریبا 10 کلو میٹر خستہ حالی کا شکار ہیں جن کی سپیشل ریپئر کا تخمینہ 12 کروڑ روپے ہے۔ بقیہ 32 کلو میٹر کو resurfacing مع پیچ ورک کے ذریعے مرمت کیا جا سکتا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) مذکورہ سڑک کی بحالی و کشادگی کا کام محکمہ پراونشل ہائی وے جہلم کی زیر نگرانی دو حصوں میں کیا گیا۔ پہلے حصے میں 22 کلو میٹر لمبائی 49.852 ملین روپے کی لاگت سے سال 03-2002 میں مکمل کی گئی جبکہ دوسرے حصے میں 20 کلو میٹر لمبائی 344.571 ملین روپے کی لاگت سے سال 12-2011 میں مکمل کی گئی۔ مالی سال 19-2018 میں مذکورہ سڑک کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی جبکہ سال 20-2019 میں

سڑک کے بائیس کلو میٹر کو resurfacing پروگرام میں شامل کیا گیا تھا جس پر فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث resurfacing کا کام شروع نہ ہو سکا۔

(ج) جی ہاں! حکومت سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔ سڑک کے بائیس کلو میٹر کو مالی سال 20-2019 کے resurfacing پروگرام میں شامل کیا گیا تھا جس پر فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث کام شروع نہ ہو سکا۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں resurfacing کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

*3736: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بجٹ 20-2019 میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے کی سکیم کو ADP میں شامل کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کے لئے زمین کی خرید اور سڑک کی تعمیر کے لئے سات ملین روپے درکار تھے اور بجٹ میں صرف 10 کروڑ روپے فزیبلٹی کے لئے رکھے ہیں کیا 2018 میں اس روڈ کی فزیبلٹی رپورٹ تیار نہیں ہوئی تھی؟

(ج) بجٹ پاس ہوئے پانچ ماہ گزر گئے ہیں اب تک اس روڈ کی تعمیر و ترقی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اس روڈ کی تعمیر کب شروع ہو گی اور کب مکمل ہو گی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ بجٹ 20-2019 میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے کی سکیم کو ADP میں Public Private Partnership(PPP) Mode کے تحت شامل کر دیا گیا تھا۔

(ب) چنیوٹ سے فیصل آباد تک اس سڑک کی کل لمبائی 21.95 کلو میٹر ہے اور سال 18-2017 میں حکومت پنجاب نے اس کا فیز 1 جو کہ 10 کلو میٹر کا تھا اس کو ون وے کرنے کی منظوری دی، جس کی کل منظور شدہ لاگت، 3009.00 ملین روپے تھی۔ جس

میں سے حکومت پنجاب نے 100 ملین روپے ریلیز کیا جس کی ادائیگی لینڈ ایکوزیشن کلکٹر فیصل آباد کو زمین کی خریداری کے لئے ٹرانسفر کر دی گئی۔ سال 19-2018 میں یہ سکیم unfunded ہو گئی اور یہ کام شروع نہ ہو سکا۔

اب حکومت پنجاب اس سڑک کو، جو کہ فیصل آباد سے شروع ہو کر سرگودھا تک جاتی ہے، جس کی کل لمبائی تقریباً 62.00 کلو میٹر ہے۔ اس سڑک کی تعمیر کی منصوبہ بندی، چیف انجینئر ریسرچ اینڈ ڈیزائن، لاہور Public Private Partnership(PPP) Mode کے تحت کر رہا ہے۔

(ج) اس سڑک کی تعمیر کی منصوبہ بندی، چیف انجینئر ریسرچ اینڈ ڈیزائن، لاہور Public Private Partnership (PPP) Mode کے تحت کر رہا ہے جس کے لئے کنسلٹنٹس میسرز نیسپاک اور KPMG کا اشتراک کام کر رہا ہے۔ کنسلٹنٹس نے تجویز محکمے کو دے دی ہے جو جلد PPP-Cell کو ارسال کر دی جائے گی۔

رحیم یار خان: تارکول باغ و بہار روڈ
خان پور تا 60 آر ڈی کی ناقص تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3752: **جناب محمد ارشد جاوید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تعمیر تارکول باغ و بہار روڈ خان پور تا RD60 ضلع رحیم یار خان کی لمبائی کتنی ہے اور کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) بقایا سڑک کب تک مکمل ہو گی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جو سڑک بن چکی ہے اس کا معیار ٹھیک نہ ہے تمام پلیوں پر جمپ بن چکے ہیں اور متعدد پلیاں کئی دفعہ مرمت ہو چکی ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کا تدارک کیا گیا ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اس سڑک کی لمبائی 27 کلومیٹر ہے جس میں سے 24 کلومیٹر (89 فیصد) مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) بقیہ سڑک فنڈز کی دستیابی پر مکمل ہو گی۔

(ج) محکمہ ہائی وے نے سڑک کا کام specification کے مطابق مکمل کر دیا ہے سڑک کی موجودہ حالت تسلی بخش ہے۔

ضلع اوکاڑہ: پی پی 185 میں فیض آباد کھولے مرید تا شہامد سڑک کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3775: **چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی پی-185 کی سڑک راجووال پل تا ہیڈ گلشیر کب بنائی گئی تھی اور اس پر کتنے اخراجات آئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کا دوسرا حصہ فیض آباد کھولے مرید تا شہامد پل تک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ سڑکیں کس سال اور کس کنسٹرکشن کمپنی نے بنائیں تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے مذکورہ سڑکیں بنی ہیں ان کی دوبارہ مرمت نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے ان دونوں سڑکوں پر ٹریفک کا چلنا ناممکن ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اگلے مالی سال میں مذکورہ سڑکوں کے لئے فنڈز بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی پی-185 کی سڑک راجووال تا ہیڈ گلشیر مالی سال 91-1990 اور 94-1993 میں دو گروپس میں بنائی گئی تھی اور اس پر اس وقت مبلغ 16.963 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کا دوسرا حصہ فیض آباد کھولے مرید تاشہامد پل تک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن اوکاڑہ سے لی گئی معلومات کے مطابق یہ سڑکیں مالی سال 91-1990 اور 94-1993 میں بنائی گئیں۔ سڑک از راجووال تا ہیڈ گلشیر میسرز حسین کنسٹرکشن کمپنی اور ہائی وے کنسٹرکشن کمپنی نے دو گروپس میں بنائی تھی تاہم سڑک کا دوسرا حصہ فیض آباد کھولے مرید تا شہامد جاپانی سیل نے بنایا تھا۔

(ج) سڑک از راجوال تا ہیڈ گلشیر کی مالی سال 16-2015 میں ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن اوکاڑہ کی زیر نگرانی مرمت کی گئی جس پر مبلغ 74.204 ملین روپے لاگت آئی تاہم سڑک از فیض آباد تا شہامد کی دوبارہ مرمت نہ کی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑکوں کی مرمت کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور تا دیپالپور روڈ کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3813: **چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بصیر پور تا دیپالپور روڈ جو انتہائی خطرناک حالت تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور جگہ جگہ گڑھے بنے ہوئے ہیں اس کو آخری مرتبہ کب مرمت کروایا گیا؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو ون وے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بصیر پور تا دیپالپور روڈ انتہائی خطرناک حالت تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر جگہ جگہ گڑھے بنے ہوئے ہیں تاہم سڑک کے کچھ حصے حالیہ بارشوں کی وجہ سے معمولی خراب ہیں۔ سابقہ ریکارڈ کے مطابق مذکورہ سڑک کو مالی سال 16-2015 میں مرمت کروایا گیا جس پر مبلغ 150.612 ملین روپے کی لاگت آئی تھی۔

(ب) ٹریفک کے volume کو مد نظر رکھتے ہوئے سڑکوں کو دو رویہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ مذکورہ سڑک پر فی الحال ٹریفک کا volume اتنا نہیں کہ اسے ون وے کیا جائے تاہم اگلے چند سالوں تک اگر ٹریفک volume بڑھتا ہے تو اسے حکومت کی طرف سے فنڈز کی دستیابی پر ون وے کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: علی پور چٹھہ بائی پاس روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3821: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علی پور چٹھہ (ضلع گوجرانوالہ) بائی پاس روڈ کی حالت انتہائی مخدوش ہے اس پر گاڑیاں نہیں چل سکتیں؟

(ب) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر اور مرمت کی اشد ضرورت ہے؟

(ج) کیا حکومت اس بائی پاس روڈ کی تعمیر یا مرمت حکومت موجودہ روڈز پروگرام کے تحت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر / مرمت آخری مرتبہ کب کی گئی تھی۔ اس پر سال 2017-18 اور 2018-19 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے نیز موجودہ مالی سال 2019-20 میں اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! علی پور چٹھہ بائی پاس کی حالت تسلی بخش نہ ہے اس سڑک پر چلنے والی گاڑیوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔

(ب) جی ہاں! اس بائی پاس کو مرمت کی ضرورت ہے جس کے لئے چالیس ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

(ج) اس بائی پاس کی مرمت کے لئے چالیس ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

(د) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر تقریباً دس سال پہلے ہوئی تھی۔ اس پر مرمت کی مد میں 18-2017اور19-2018میں کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔اس مالی سال میں اس بائی پاس کی مرمت وبحالی کے لئے کوئی فنڈز مختص نہ ہیں۔اس کی مرمت کے لئے چالیس ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کیا جاسکتا ہے۔

گوجرانوالہ:کلاسکے بائی پاس روڈ کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3822:**چودھری عادل بخش چٹھہ**: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کلاسکے (ضلع گوجرانوالہ) بائی پاس روڈ کی حالت انتہائی مخدوش ہے اس پر گاڑیاں نہیں چل سکتیں؟

(ب) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر اور مرمت کی اشد ضرورت ہے؟

(ج) کیا حکومت اس بائی پاس روڈ کی تعمیر یا مرمت موجودہ پروگرام کے تحت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر/مرمت آخری مرتبہ کب کی گئی تھی اس پر سال 18-2017اور19-2018کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اس کے لئے مالی سال 20-2019میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات وتعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کلاسکے (ضلع گوجرانوالہ) بائی پاس روڈ کی حالت خستہ حالی کا شکار ہے اس پر گاڑیاں آسانی کے ساتھ نہیں چل سکتیں۔

(ب) جی ہاں! اس بائی پاس روڈ کی مرمت کی اشد ضرورت ہے۔

(ج) بائی پاس روڈ کی مرمت کے لئے ساٹھ ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کیا جاسکتا ہے۔

(د) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر تقریباً دس سال پہلے ہوئی تھی۔ اس پر مرمت کی مد میں 18-2017اور19-2018میں کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔مالی سال20-2019میں اس بائی پاس روڈ کی مرمت و بحالی کے لئے کوئی فنڈز مختص نہ ہیں۔اس کی مرمت کے لئے ساٹھ ملین کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کیا جاسکتا ہے۔

شیخوپورہ تا گوجرانوالہ روڈ

براستہ تتلے عالی روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3861: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ تا گوجرانوالہ روڈ براستہ تتلے عالی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کو تعمیر کئے ہوئے عرصہ گزر چکا ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ برسات کے دنوں میں اس سڑک سے گزرنا محال نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال20-2019 میں اس سڑک کی از سر نو مرمت کے لئے رقم مختص کی گئی ہے اگر ہاں تو کتنی رقم رکھی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) حکومت کب تک اس سڑک کی مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔

(ج) جی ہاں! درست ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) حکومت نے مذکورہ سڑک لمبائی 43 کلومیٹر کو PPP Mode کے تحت تعمیر کرنے کا ارادہ کیا اور تمام تر قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد موقع پر تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔

شاہدرہ سے کالا خطائی نارووال روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3862: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ سے کالا خطائی نارووال روڈ انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس میں کئی کئی فٹ گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) مذکورہ روڈ کو کب آخری مرتبہ تعمیر کیا گیا تھا اس پر کتنی لاگت آئی تھی اور اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کتنے میں دیا گیا تھا، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ روڈ کی مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی نیز مذکورہ روڈ کی دوبارہ تعمیر و مرمت کی گئی یا نہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے تاہم پنجاب ہائی وے (ایم اینڈ آر) ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کردہ مالی وسائل کے مطابق اس سڑک کی سالانہ مرمت کا کام کرتا رہتا ہے۔

(ب) مذکورہ روڈ کے سیکشن نارووال تا گجر چوک کو آخری مرتبہ مالی سال 17-2016 میں کارپٹ روڈ تعمیر کیا گیا اس پر 320 ملین روپے اخراجات ہوئے اور شیخ نذر محمد اینڈ کو، پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کو 299.491 ملین روپے کا ٹھیکہ دیا گیا تھا۔ بقیہ حصہ گجر چوک تا شاہدرہ RC ڈویژن لاہور کے زیر انتظام تعمیر کیا گیا۔

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ روڈ کی مرمت کے لئے ضلع نارووال کی حدود میں واقع 22 کلو میٹر سڑک (از بدوملہی تا نارووال) کی مرمت پر تقریباً 0.300 ملین روپے خرچ کئے گئے اور مذکورہ روڈ کو دوبارہ تعمیر نہیں بلکہ صرف مرمت کیا گیا۔

(د) فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کر دی جائے گی۔

نارووال:نیو لاہور روڈ

بدوملہی کالا خطائی پر ٹول پلازہ ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3908: جناب منان خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نارووال نیو لاہور روڈ بدوملہی کالا خطائی روڈ کے قریب ٹول ٹیکس (ٹال پلازہ) بنایا گیا ہے جس پر گاڑیوں و دیگر وہیکل سے ٹیکس وصول کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑک مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس کے باوجود اس روڈ پر سے ٹیکس وصول کرنا زیادتی ہے؟

(ج) کیا اس سے جو ٹیکس وصول کیا جارہا ہے وہ اسی سڑک پر خرچ ہو رہا ہے یا دیگر کسی جگہ منتقل ہو رہا ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک سے ٹول پلازہ ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نارووال نیو لاہور بدوملہی کالا خطائی روڈ کے قریب ٹول ٹیکس بنایا گیا ہے جس پر گاڑیوں و دیگر وہیکل سے حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن کے مطابق ٹیکس وصول کیا جارہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سڑک مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس سڑک کی کل لمبائی 85 کلومیٹر ہے جس میں سے پہلے 63 کلومیٹر کا حصہ ضلع شیخوپورہ میں آتا ہے اور آخری بائیس کلومیٹر کا حصہ ضلع نارووال میں آتا ہے اور سڑک کا جو حصہ نارووال میں آتا ہے اس کی حالت تسلی بخش ہے مزید برآں کہ ٹیکس کی وصولی حکومت پنجاب کے آرڈر کے مطابق کی جارہی ہے

(ج) مذکورہ ٹال پلازہ سے جو ٹیکس وصول کیا جارہا ہے ٹیکس کی تمام رقم حکومت پنجاب کے سرکاری خزانے میں جمع ہو رہی ہے۔

(د) ٹول پلازہ کی منظوری حکومت پنجاب کی مجاز اتھارٹی کے حکم سے ہوتی ہے ٹول پلازہ کو ختم کرنے کا اختیار بھی مجاز اتھارٹی کے پاس ہے لہٰذا محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر اس کو ختم نہیں کر سکتا۔

روڈ کے کناروں کی بحالی کے عملہ
سے پودوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3912: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ ممکن ہے کہ مواصلات و تعمیرات کا جو عملہ سڑکوں کے کناروں کی بحالی کا کام کرتا ہے وہ پودوں کی بھی دیکھ بھال کرے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

یہ ممکن نہ ہے چونکہ مذکورہ کام قانون کے مطابق محکمہ جنگلات کی ذمہ داری ہے۔

ضلع چنیوٹ: محکمہ مواصلات و تعمیرات
کے تحت سڑکوں کی تعمیر، ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3932: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے تحت کون کون سی سڑکیں ہیں ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ گریڈ بتائیں؟

(ج) ان سڑکوں کی مرمت / تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) اس وقت ضلع ہذا میں کتنے دفاتر محکمہ کے کہاں کہاں ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ہ) اس وقت ضلع ہذا میں کون کون سی مشینری ہے اور کون کون ناکارہ / خراب پڑی ہوئی ہے مزید کون کون سی مشینری کی ضرورت ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف)

پرووانشل روڈز

سیریل نمبر	سڑک کا نام	لمبائی
1-	گوجرانوالا حافظ آباد پنڈی بھٹیاں چنیوٹ جھنگ روڈ سے حافظ آباد بائی پاس	75.98
2-	فیصل آباد سرگودھا روڈ	41.8
3-	پھالیہ سید ابہر وال وریام سیال موڑ رتہ پور احمد نگر روڈ	27.56
4-	بائی پاس چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ سے سرگودھا روڈ	7.53
5-	بائی پاس چنیوٹ جھنگ روڈ سے سرگودھا روڈ	6.95
6-	رنگ روڈ چنیوٹ سٹی	12.50
7-	برج اوور دریا چناب	14.63
8-	پیر کوٹ چنڈ لالیاں روڈ	35.84
	ٹوٹل لمبائی	222.27

ڈسٹرکٹ روڈز / دیہی روڈز

سیریل نمبر	نمبر آف روڈز	کل لمبائی	ریمارکس
1	95	KM 933.34	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں محکمہ ہائی وے (ایم اینڈ آر) میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	عہدہ	گریڈ	تعداد ملازم
1-	سب ڈویژنل آفیسر	17	1
2-	سب ڈویژنل کلرک	14	1
3-	سب انجینئر	14	3
4-	جونیئر کلرک	11	0
5-	ہائی وے انسپکٹر	6	2
6-	مکینک	6	0
7-	ٹرنر	6	0

8-	آپریٹر	6	1
9-	فٹر	5	0
10-	روڈرولرڈرائیور	4	0
11-	ڈرائیور	4	4
12-	فٹرکلی	2	2
13-	میٹ	2	8
14-	گریسر	1	8
15-	نائب قاصد	1	0
16-	چوکیدار کم کک	1	1
17-	چوکیدار	1	3
18-	سویپر	1	1
19-	بیلدار	1	75
	کل تعداد		110

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کو مالی سال 19-2018اور20-2019میں درجہ ذیل رقم مد وار فراہم کی گئی ہے۔

سیریل نمبر	پیکیج(Grant-25)	رقم (ملین)
1	مالی سال19-2018	27.915
2	مالی سال20-2019	44.926

(د) ضلع ہذا میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کا ایک ہی دفتر، تحصیل چوک (کلمہ چوک) ، چنیوٹ شہر میں ہے اور تعینات ملازمین کی تفصیل جواب (ب) میں بیان کر دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ ہذا کے پاس درج ذیل مشینری ہے۔

سیریل نمبر	نام مشینری	ماڈل	حالت
1	بی ایم سی ٹرک	1960	ٹھیک
2	روڈرولرDRR-149 شاہ زور	1960	خراب
3	روڈرولرDRR-3200رومانیا	1972	ٹھیک

محکمہ ہذا کو درج ذیل مشینری کی ضرورت ہے۔

گریڈر ایک عدد ٹریکٹر ٹرالی جیپ

ساہیوال: فلائی اوور جھال روڈ
کی تعمیر کی تکمیل اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*3943: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں تیسرا فلائی اوور جھال روڈ کی تعمیر کب شروع ہوئی اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے اس کی منظوری کب ہوئی رواں مالی سال میں کتنا فنڈز مختص کیا گیا ہے کتنے فنڈز بقایا ہیں اس کا نقشہ کیا ہے اور کتنے عرصہ میں مکمل ہو جائے گا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ پل کا ٹھیکہ کس کمپنی کو ایوارڈ کب کیا گیا؟

(ج) زیر تعمیر پل کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے مزید بر آں بقایا کام کب تک مکمل ہو جائے گا کب تک عوام الناس کے بہترین استعمال کے لئے کھول دیا جائے گا، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ساہیوال میں تیسرا فلائی اوور جھال روڈ کی تعمیر یکم اکتوبر 2019 کو شروع ہوئی اور اس کا تخمینہ لاگت 613.191 ملین روپے ہے اس کی منظوری AA مورخہ 02-09-2019 کو ہوئی اور رواں مالی سال 21-2020 میں اس کے لئے 80.00 ملین روپے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ جس پر تقریباً 186.000 ملین خرچ ہو گئے ہیں اور 380.00 ملین مزید درکار ہیں۔ اس کا نقشہ ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے اور یہ پل عرصہ تقریباً 18 ماہ میں مکمل ہو جائے گا اگر فنڈز مکمل طور پر جاری کئے گئے۔

(ب) مذکورہ پل کا ٹھیکہ M/s Techno Time Construction (Pvt) Ltd کو دیا گیا اور یہ مورخہ 01-10-2019 کو ایوارڈ کیا گیا۔

(ج) زیر تعمیر پل کا درج ذیل کام مکمل ہوا ہے۔

Pile Work	=	59
Grider	=	63
Girder Launching	=	40 No
Pile Cap	=	15 No
Pier Column	=	10 No
Retaining Wall	=	290rft
Pier Transom	=	10 No

مزید بر آں بقایا کام مقررہ مدت میں مکمل ہو جائے گا اگر فنڈز پورے جاری کئے گئے اور امید واثق ہے کہ یہ مقررہ میعاد میں عوام کے لئے کھول دیا جائے گا اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

راولپنڈی: پنجاڑ تانرڑ روڈ کی تعمیر/مرمت کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3967: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی کی تحصیل کہوٹہ کی پنجاڑ تانرڑ روڈ کی از سر نو تعمیر کس مالی سال میں انتظامی منظوری کی گئی اور اس سڑک کی کل لاگت اور لمبائی کتنی منظور کی گئی؟

(ب) مالی سال 18-2017 میں کتنی رقم اس سڑک کی از سر نو تعمیر پر خرچ ہوئی نیز مالی سال 19-2018 اور مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) حکومت پنجاڑ تانرڑ سڑک کب تک مکمل کرلے گی تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تعمیر مرمت سڑک پنجاڑ تانرڑ کی انتظامی منظوری مالی سال 18-2017 میں ہوئی اور اس کی تخمینہ لاگت 263.732 ملین روپے ہے اور اس کی لمبائی 18 کلومیٹر ہے۔ مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ نے پیسوں کی تاخیر کی وجہ سے اس سکیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا جن کا نام گروپ نمبر 1 اور گروپ نمبر 2 رکھا۔ گروپ نمبر 1 کی کل

لمبائی5.75کلومیٹر ہے جو کہ کلومیٹر12.25سے شروع ہو کر کلومیٹر اٹھارہ میں ختم ہوتی ہے اور اس پورشن کا کام ایوارڈ کر دیا گیا ہے جس کی لاگت 79.090ملین ہے۔اس مالی سال21-2020اس سکیم کاADP No. 2434 گروپ نمبر2کی کل لمبائی12.25کلومیٹر ہے جو کہ کلومیٹر0.00+0.00سے شروع ہوتا ہے اور 12.25کلومیٹر پر ختم ہوتا ہے اور اس کا کام پیسوں کی قلت کی وجہ سے ابھی الاٹ نا ہو سکا ہے۔ گروپ۔2کی تکمیل کے لئے محکمے کو184.633ملین روپے درکار ہیں۔

(ب) مالی سال 18-2017میں گورنمنٹ کی طرف سے الاٹمنٹ30.00ملین کے تحت پیسے ملے جس میں سے 29.265ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں،مالی سال 19-2018میں گورنمنٹ کی طرف سے الاٹمنٹ9.811ملین کے تحت پیسے ملے جس میں سے 9.784ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں اور مالی سال20-2019میں الاٹمنٹ13.881ملین روپے حکومت کی طرف سے وصول ہوئے جس میں سے 13.881ملین خرچ ہوئے۔

(ج) گروپ نمبر1جس کی لمبائی5.75کلومیٹر ہے۔اس سال31۔دسمبر2020میں مکمل کر دی جائے گی اور گروپ نمبر2جس کی کل لمبائی12.25کلومیٹر ہے جس کو ختم کرنے کے لئے184.633ملین روپے درکار ہیں۔

لاہور رنگ روڈ پر روزانہ کی بنیاد پر گاڑیاں گزرنے کی تعداد اور ٹول ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*3977: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رنگ روڈ لاہور پر روزانہ کی بنیاد پر کتنی گاڑیاں سفر کرتی ہیں؟

(ب) مذکورہ روڈ پر سفر کرنے والی گاڑیوں بس، ٹرک، کار اور دوسری گاڑیوں سے کتنا ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے ہر گاڑی کی الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) یکم اگست 2018سے اب تک ٹول ٹیکس کی فیس میں کتنی بار اضافہ کیا گیا مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی رقم وصول ہوئی اور اس رقم کو کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوام کو ریلیف دینے کے لئے ٹول ٹیکس فیس کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) لاہور رنگ روڈ پر روزانہ تقریباً 80,000 ہزار سے 90,000 گاڑیاں سفر کرتی ہیں۔

(ب) مذکورہ روڈ پر سفر کرنے والی گاڑیوں کے ٹال ریٹ لسٹ درج ذیل ہیں۔

کار، جیپ	-/45روپے
ہائی ایس ویگن / منی ویگن	-/90 روپے
بس	-/230روپے
لوڈر پک اپ 2-3 ایکسل	-/270 روپے
ٹرک / ٹریلر 3 ایکسل سے زیادہ	-/450روپے

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک ٹال ٹیکس کی فیس میں صرف ایک بار اضافہ کیا گیا مذکورہ عرصہ کے دوران کم و بیش 2۔ ارب کی رقم ٹول ٹیکس کی مد میں وصول ہوئی ہے اور جو رقم وصول ہوئی اسی سے FWO سے لاہور رنگ روڈ کا 22.4 کلو میٹر کا حصہ بنوایا گیا جبکہ سڑک کی ایم اینڈ آر بھی اسی وصول شدہ رقم سے کی جاتی ہے۔ ٹال ٹیکس کا ٹھیکہ FWO کے پاس ہے۔

(د) حکومت عوام کو ریلیف دینے کے لئے ٹال ٹیکس فیس کم نہیں کر سکتی کیونکہ لاہور رنگ روڈ کا سدرن لوپ حصہ (لمبائی 22.4 کلومیٹر) جس کی لاگت کم و بیش 25۔ ارب ہے جس کو حکومت پنجاب نے BOT کی بنیاد پر FWO سے تعمیر کروایا اس کی لاگت کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے رنگ روڈ کے ٹول کا ٹھیکہ FWO کو دیا ہے تا کہ وہ اپنی لاگت وصول کر سکے۔

میترانوالی تا بمبانوالہ تا گلاں چک روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4127: **رانا منور حسین**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میترانوالی تا بمبانوالہ روڑ اور میترانوالی تا گلاں چک روڈ ضلع سیالکوٹ دونوں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑکوں کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ میترانوالی تا بمبانوالہ روڈ اور میترانوالی تا گلاں چک روڈ ضلع سیالکوٹ دونوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) ان مذکورہ سڑکوں کی از سر نو تعمیر زیر غور نہ ہے۔

میترانوالی تا کنڈن سیان روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4128: رانا منور حسین**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ متیرانوالی تا کنڈن سیان روڈ ضلع سیالکوٹ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے یہ سڑک آخری مرتبہ کب مکمل طور پر تعمیر ہوئی؟

(ب) اس سڑک کی لمبائی کتنی ہے اور حکومت اس سڑک کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ سڑکات کی مرمت کی ذمہ داری Highways M & R Departmet کے ذمہ ہے۔ جو اس کی مرمت وقتاً فوقتاً مہیا کردہ وسائل کے مطابق کرتے رہتے ہیں لیکن سڑک عرصہ 30 سال پہلے بنائی گئی تھی جو کہ out live ہو چکی ہے۔

(ب) اس سڑک کی لمبائی 2.80 کلو میٹر ہے۔ دفتر ہذا میں اس کی دوبارہ تعمیر کا کوئی منصوبہ زیرِ غور نہ ہے۔ البتہ اس کی دوبارہ تعمیر کے لئے 39.200 ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

رحیم یار خان: چوک چدھڑ تا سنجر پور روڈ صادق آباد کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

882: جناب ممتاز علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چوک چدھڑ تا سنجر پور روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی حالت اس وقت انتہائی خستہ ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑ چکے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ روڈ کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اس سڑک کا کچھ حصہ تقریباً 35 سال پہلے بنا اور کچھ حصہ 15 سال پہلے بنا تھا۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) ٹوٹل لمبائی 13.60 کلومیٹر ہے جس کی مرمت کے لئے 70.723 ملین فنڈز درکار ہیں۔

نیا پاکستان منزلیں آسان منصوبہ کے تحت سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1002: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیا پاکستان منزلیں آسان منصوبہ پر کس حد تک عملدرآمد ہوا ہے، اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) نیا پاکستان منزلیں آسان منصوبہ کے تحت کتنی سڑکیں قائم کی گئی ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) نیا پاکستان منزلیں آسان منصوبہ پر سو فیصد عملدرآمد ہوا ہے اور اس منصوبہ کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت ضلع رحیم یار خان میں RAP Phase-1 میں 72.35 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و بحالی کا کام مکمل ہوا ہے جس پر 743.903 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی تحصیل گوجر خان میں روڈ کنسٹرکشن ڈویژن راولپنڈی کے زیر نگرانی ایک سڑک تھاتھی موڑ تا کھینگر لمبائی 7.50 کلومیٹر تخمینہ لاگت 122.486 روپے تعمیر کی گئی ہے اور ضلع رحیم یار خان میں اس منصوبہ کے تحت 9 عدد سڑکوں کی تعمیر و بحالی کی گئی۔

ضلع و تحصیل ساہیوال پی پی-198 میں محکمہ ہائی وے کے زیر انتظام شاہرات کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

1016: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر ساہیوال کے زیر انتظام پی پی-198 میں کون کون سی شاہرات ہیں مزید تحصیل و ضلع ساہیوال میں موجود شاہرات کی موجودہ حالت کیسی ہے اور آخری مرتبہ ان کی کب ایم اینڈ آر کی گئیں؟

(ب) حکومت وقت نے 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈ / بجٹ جاری کیا اور اس سے کن کن شاہرات کی ایم اینڈ آر ہو سکی کتنا بجٹ خرچ ہوا اور کتنا lapse ہوا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ایکسیئن (ایم اینڈ آر) ساہیوال کے زیر انتظام ساہیوال ڈویژن میں جو شاہرات خستہ حالت میں ہیں کے متعلق محکمانہ کی گئی کارروائیوں سے متعلق بھی آگاہ فرمائیں اور کب تک خستہ حال شاہرات کو (ایم اینڈ آر) کر دیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

الف) پی پی-198 میں موجود سڑکات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان میں سے کچھ کی حالت خستہ ہے وقتاً فوقتاً کچھ سڑکات پر پیچ ورک کیا گیا ہے۔

(ب) فنڈ اور اخراجات کی تفصیل نیچے درج کی گئی ہے:

سال	کل جاری شدہ فنڈز	استعمال شدہ فنڈز	Lapse فنڈز	تفصیل سڑکات
2018-19	164.050	148.032	16.018	لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2019-20	76.286	76.286	--	لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ساہیوال ڈویژن میں روڈ statistic کے مطابق 7281.02 ورچوائل کلومیٹر روڈز ہیں جن کی سالانہ مرمت کے لئے مبلغ 1281.45 ملین فنڈز درکار ہیں جبکہ مالی سال کی بنیاد پر ان روڈز کی سالانہ مرمت کی مد میں ملنے والے فنڈز ناکافی ہیں جس کی وجہ سے ہر سڑک کی مرمت کرنا ناممکن ہے وقتاً فوقتاً حکومت اور عوامی نمائندگان کی طرف سے ملنے والی ہدایات پر مختلف روڈز کی مرمت کے تخمینہ جات تیار کئے جاتے رہے ہیں جو کہ حکومت کو بھجوا کر فنڈز ملنے کی صورت میں سڑکات کی مرمت کی جاتی ہے۔ایکسیئن ہائی وے (ایم اینڈ آر) ساہیوال کے زیر انتظام خستہ حال شاہرات کو فنڈز ملنے کی صورت میں ریپئر کر دیا جائے گا۔

ساہیوال محکمہ ہائی وے ونگ میں
ملازمین کی تعداد و عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1017: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر میں کتنے ملازمین کب سے تعینات ہیں ان کے عہدہ وار تفصیل بتائیں مزید کتنی اسامیاں/پوسٹ کب سے خالی ہیں مزید کتنی گاڑیاں کن کے زیر استعمال ہیں، ان کی تفصیل بتائیں؟

(ب) سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا بجٹ POL تنخواہ و دیگر مد میں جاری ہوا تمام اخراجات سے متعلق تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایکسیئن (ایم اینڈ آر) کے تابع ضلع اوکاڑہ و پاکپتن بھی ہے اگر درست ہے تو افسر مجاز نے ان اضلاع کے دورے کب کب کئے سال 19-2018 اور سال 20-2019 میں آنے والے ان کے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) لسٹ آف سٹاف محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر ڈویژن ساہیوال تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) POL کی مد میں مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ اور ضلع پاکپتن بھی ایکسیئن (ایم اینڈ آر) ساہیوال کے تابع ہے اور مالی سال 19-2018 اور سال 20-2019 میں ان اضلاع میں مجاز آفیسر کی طرف سے جو دورے کئے گئے ہیں ان پر محض POL کا خرچ آیا جس کی ہر مہینے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: کالج چوک تا ایم تین موٹروے
سڑک اور فتح شیر روڈ کی تعمیر و تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

1061: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ساہیوال کالج چوک سے M-3 موٹروے تک 42.50 کلومیٹر لمبی سڑک اور فتح شیر روڈ کی تعمیر کرنے کی منظوری دی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ان دوشاہرات کی تعمیر کب تک شروع ہو جائے گی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس منصوبے کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈ جاری کرنے کا اعلان کیا ہے، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) حکومت منصوبہ ہذا کو کب تک شروع اور کب تک مکمل کر دے گی، مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ وزیر اعلیٰ نے ساہیوال کالج چوک سے M-3 موٹر وے تک 42.50 کلومیٹر سڑک کی منظوری دی ہے۔ تاہم فتح شیر روڈ Punjab Intermediate City Improvement Invest Programme میں شامل کر لی گئی ہے۔

(ب) ابھی تک اس منصوبے کی تعمیر کے لئے فنڈز جاری نہ ہوئے ہیں۔

(ج) ابھی اس منصوبے کی منظوری نہ ہوئی ہے۔

بہاولنگر: مالی سال 20-2019 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کو روڈز کی تعمیر و مرمت کے لئے فراہم کردہ رقوم اور اس کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

1063: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 میں ضلع بہاولنگر محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کتنی رقم کس کس روڈز کی تعمیر اور مرمت کے لئے فراہم کی گئی اس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ روڈ وار بتائیں؟

(ب) کیا جن روڈز کی تعمیر / مرمت کے لئے فنڈز فراہم کئے گئے تھے انہی روڈز پر فنڈز خرچ ہوئے یا دیگر کسی منصوبہ پر رقم کی گئی؟

(ج) جن روڈز کی تعمیر / مرمت کی گئی ان کا ٹھیکہ کن کن فرموں / ٹھیکیداروں کو دیا گیا ان کے نام و پتاجات بتائیں؟

(د) کیا تمام روڈز پر مرمت / تعمیر کا کام شروع ہے یا مکمل ہو گیا ہے؟

(ہ) کتنے فنڈز lapse ہو گئے یا surrander کر دیئے گئے؟

(و) کیا حکومت اس ضلع کی تمام روڈز کی تعمیر اور مرمت کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مالی سال20-2019 کے لئے محکمہ ہائی وے کو مبلغ906.148 ملین روپے فنڈز دیے گئے جن میں سے 891.363 ملین روپے فنڈز سڑکات کی تعمیرات پر خرچ ہوئے اور 14.785 ملین روپے مرمت پر خرچ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن روڈز کے لئے فنڈز جاری کئے گئے انہی روڈز پر فنڈز خرچ کئے گئے ہیں۔

(ج) متعلقہ ٹھیکداروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) مالی سال 20-2019میں 36 سکیمیں تھیں جن میں سے 32 تعمیرات کی تھیں تعمیرات کی اٹھارہ مکمل ہو چکی ہیں اور چھ سکیموں کا پارٹ ون مکمل ہو چکا ہے اور مرمت کی چار سکیمیں تھیں جن میں سے تین مکمل ہو چکی ہیں۔ باقی پر کام جاری ہے۔

(ہ) مالی سال20-2019 میں فنڈز lapseیاsurrender نہیں ہوئے۔

(و) جی ہاں! فنڈز کی دستیابی پر ضلع کی ضروری سڑکات پر کام کیا جائے گا۔

مالی سال20-2019 میں تحصیل بھلوال و بھیرہ میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1073: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال20-2019 میں کتنی رقم تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں محکمہ نے کن کن سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر خرچ کی ان کے نام، تخمینہ لاگت اور جو جو کام ہوا ہے اس کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کتنی رقم بلڈنگ کی مرمت پر خرچ کی گئی ہے اور کتنی رقم کس کس بلڈنگ کی تعمیر و مرمت پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) ان سڑکوں اور بلڈنگ کے کام کن کن ٹھیکیداروں سے کروائے گئے ہیں؟

(د) کون کون سی سڑک کی حالت انتہائی مخدوش ہے کون کون سی بلڈنگ کی حالت ناگفتبہ ہے؟

(ہ) ان بلڈنگ اور سڑکوں کے لئے کب تک فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں مالی سال 20-2019 میں جن سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر رقم خرچ کی گئی ان کے نام، تخمینہ لاگت اور جو کام ہوا ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بلڈنگ کے متعلقہ ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت جن ٹھیکیداروں سے کروائی گئی ان کے نام تفصیل میں شامل کئے گئے ہیں۔

(د) جن سڑکوں کی حالت انتہائی مخدوش ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ہ) سڑکوں کی تعمیر کے لئے مالی سال 21-2020 فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں جبکہ جو سڑکیں انتہائی مخدوش ہیں ان کی مرمت فنڈز کی فراہمی پر کر دی جائے گی۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر تھوڑا ہٹ کر جنرل بات کرنا چاہ رہی تھی کہ جو اس وقت چیزیں ہو رہی ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں کبھی کبھی ایسی بات بھی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر! میں اپنے press colleagues کی توجہ کی طلبگار ہوں۔ وزیر اعظم نے ٹائیگرز فورس کو ایک نئی ذمہ داری دی ہے، کرونا تو پاکستان میں جوش و خروش سے نہیں آیا جس طرح ترقی یافتہ ممالک میں آیا ہے۔

جناب سپیکر! I suppose ہندوستان کا شمار اب ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے جہاں کرونا نے بہت ravage کیا ہے۔ یہاں بات سوچنے والی یہ ہے کہ ہمارا DNA ایک ہے۔ ہمارا gene pool ایک ہے لیکن وہاں جو کرونا کا اثر ہوا ہے وہ پاکستان میں نہیں ہوا۔ اس کی وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ

> It's a scientific answer, if I may give it to you; India is a globalized country with marked interaction with the international community, in trade in business, in labour exchange and in tourism. We on the other hand are isolated and cut off country. It therefore, stands to reason that Corona Virus infections in India have been on the much more pronounced scale.

جناب سپیکر! کرونا دی پاکستان وچ جیہڑی پسپائی اے اوہدے نال ٹائیگرز فورس دا کوئی خاص تعلق نہیں اے۔ اوہناں نوں ہُن اک نویں ذمہ داری ملی اے تے ہُن ٹائیگرز تھاں تھاں جا کے دکانداراں دی کچھ دُھر وکرن گے تے اشیائے ضروریہ تے کھان پین دی اشیاء دی قیمت fix کرن گے۔ ایس طرح اشیاء سستیاں نہیں ہونیاں بالکل سستیاں نہیں ہونیاں بلکہ رشوت خوری ودھ جائے گی تے عوام وچ بے چینی وی ودھے گی۔

جناب سپیکر! اسیں اصل علاج ول کیوں نہیں آندے۔ What is the real solution to what we are facing today? ایتھے پنجاب اسمبلی وچ بہت سارے کاشتکار بیٹھے نیں۔ اج توں دو چار مہینے پہلے واڈیاں دا موسم سی تے اساں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی توجہ دلاؤ نوٹس ہونے ہیں اور اس کے بعد لاء اینڈ آرڈر اور پرائسhike پر عام بحث ہے اس لئے میں محترمہ سے درخواست کروں گا کہ بجائے اس کے کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔ آپ باقاعدہ اس موضوع پر تقریر کریں اور اس وقت منسٹر صاحب بھی یہاں پر موجود ہوں گے جو آپ کے اعتراضات کا جواب بھی دیں گے۔ آپ کے جو اعتراضات ہوں گے وہ ان پر روشنی بھی ڈالیں گے اس لئے میری گزارش یہ تھی پرائسhike چونکہ ایجنڈے پر ہے اور اس پر بحث ہونی ہے۔ یہ اس پر بات کر لیں۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! وہ ضرور کریں گے

But I had asked you for permission to just make a brief comment and I would request the Honorable Minister to have a lot of tolerance and not to interrupt a member of the House in such a manner.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میں نے کوئی غیر پارلیمانی بات کی ہے، اگر میں نے کسی کی شان میں گستاخی کی ہے یاintolerance کی میں نے بات کی ہے تو میں اس کا مجرم ہوں لیکن اگر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات آپ کے علم میں لایا ہوں اور وہ بھی قواعد وضوابط کے مطابق کہ جو چیزalready agenda پر موجود ہے اس وقت اس پر بات کر لیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں ہو سکتی تو اس میںintolerance کی کیا بات ہے؟

SYEDA MAIMANAT MOHSIN: Mr Speaker! I had asked for your permission to make this point of order and therefore, I don’t expect interruptions until I finish. It’s a simple polite rule. It’s not a written in stone thing. So I am just saying to you.

جناب سپیکر! ہم لوگوں نے کاشتکاروں نے -/1400روپے فی من گندم بیچی ہے۔
Because that was the support price. آج -/3000روپے فی من آٹا لینے کے لئے دنیادربدر پھر رہی ہے اور آٹا مل نہیں رہا۔ So I want to ask this one question کہ ہوا کیا ہے۔

What is the issue here and I have to tell you that is the flawed structured policies that have led to this fiasco. The first culprit Mr Speaker and your agriculturalist yourself so I would beg your attention to this. It is the excessive money supply that has been in the system all over the last year. So that when the Government decides to print money then of course there is much more money and very few things to be had for that money. We have been on a printing bench Mr Speaker, and money supply is increased by 17.5 percent Mr Speaker that is the biggest increase in two decades.

جناب سپیکر! دودہائیوں میں اتنی کرنسی پرنٹ نہیں ہوئی جتنی پچھلے سال میں ہوئی ہے۔

So the currency in circulation is more than the goods are at available تو پھر مہنگائی تو ہو گی۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ:

> We are suffering from a breakdown of agriculture that is very important point to rise in the Punjab Assembly, Mr Speaker.

جناب سپیکر! اسیں بُھل گئے آں کہ اسیں حقیقتاً زرعی معیشت آں لیکن ساڈے زراعت دے شعبے تے بالکل توجہ نہیں اے

So I just want to 5-52 say this is something we should be thinking about the farmer are not given the price. They should get international landed price, the Government must withdraw subsidy on sugarcane. Sugarcane has destroyed agriculture in Pakistan ones you

withdraw the subsidy on sugarcane the farmer will grow cotton and that is my submission to you.

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر603 جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔ جی، سمیع اللہ خان!

پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں چار افراد کا قتل

(---جاری)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس پچھلے اجلاس میں اسمبلی میں آ چکا ہے۔ اس حوالے سے ایک میٹنگ وزیر قانون نے متاثرہ خاندان کے ساتھ پولیس آفیشلز کی کروادی تھی۔ یہ بہت ظلم ہوا تھا اور ایک ہی خاندان کے تین معصوم بچے اور ایک سربراہ ٹارگٹ کلنگ کا شکار ہوئے۔ وزیر قانون نے پندرہ دن کا وقت دیا تھا۔ میں نے پتا کیا تو معلوم ہوا کہ وزیر قانون کی جانب سے deadline تھی یا تنبیہہ تھی اس بات کو ایک ماہ ہو گیا ہے لیکن اس کیس میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے گزارش ہو گی کہ وہ دوبارہ سے کوئی میٹنگ arrange کرائیں اور یہ پتا چلنا چاہئے کہ قاتل کون تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب سمیع اللہ خان درست فرما رہے ہیں کہ ہماری ایک میٹنگ ہوئی تھی مدعی فریق کو بلایا گیا تھا اور تسلی دی گئی تھی کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد ملزمان کو trace کر لیں گے۔ اس وقت تک جو ڈویلپمنٹ ہوئی ہے وہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ نمبر GEO fencing کے ذریعے حاصل کئے گئے تھے اب short list کر کے تقریباً آٹھ نمبروں پر ہم پہنچ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آج بھی متعلقہ تفتیشی اور متعلقہ ایس پی سے بات ہوئی تھی، میں نے ان سے باقاعدہ categorically ایک سوال کیا تھا کہ کیا آپ مدعی فریق سے رابطہ میں ہیں تو انہوں نے کہا ہے کہ کل شام تک ہم رابطہ میں رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت تک جو کارروائی ہوئی ہے مدعی فریق اس سے مطمئن ہے لیکن ہم اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کروا لیتے ہیں۔ ہم جس طرح آٹھ بندوں تک پہنچ گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اصل ملزمان تک پہنچ جائیں گے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو فی الحال pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے وزیر قانون سے گزارش ہو گی کہ مدعی جن کے چار افراد اس واقعہ میں چلے گئے ہیں۔ اگر ان کی ایک میٹنگ پولیس آفیشلز سے ہو جائے تو ان کو سکون ملتا ہے اس لئے وزیر قانون سے گزارش ہے کہ ان کی ایک میٹنگ arrange کروا دیں۔ آپ اس پر مہربانی فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا توجہ دلا نوٹس سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

سیالکوٹ موٹروے تھانہ گجرپورہ لاہور
کی حدود میں ڈاکوؤں کی خاتون سے زیادتی اور لوٹ مار

635: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 9۔ ستمبر 2020 کو سیالکوٹ موٹروے پر تھانہ گجرپورہ کی حدود میں ڈاکوؤں نے خاتون کے ساتھ زیادتی کی نیز جاتے ہوئے زیورات اور نقدی بھی لے گئے۔

(ب) حوا کی بیٹی سے ہونے والے اس ظلم و بربریت کی ایف آئی آر درج ہوئی کیا زیادتی کرنے والے درندے گرفتار ہوئے اگر ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا ہے۔ اس بابت مقدمہ نمبر 1369/20 مورخہ 09-09-2020 بجرم 392, 376(2) ت پ 7ATA تھانہ گجرپورہ ضلع لاہور درج رجسٹر ہوا۔

(ب) جی ہاں! اس کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہے اور دو کس ملزمان عابد علی اور محمد شفقت trace ہو چکے ہیں۔ ایک ملزم محمد شفقت کو گرفتار کر کے شناخت پریڈ کروائی گئی جسے حوالات جوڈیشل بھجوا دیا گیا ہے جبکہ ملزم عابد علی کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کیس کی انوسٹی گیشن خود آئی جی monitor کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں یقین ہے کہ بہت جلد اصل ملزمان تک پہنچ جائیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کا main ملزم عابد ہے اور کئی دفعہ یہ دعویٰ کیا جا چکا ہے کہ ہم اس کے بالکل قریب پہنچ گئے ہیں لیکن آج کل کے جدید دور میں ایک rapist پکڑا نہیں جا رہا۔ بعض اوقات ملزمان نہیں پکڑے جاتے لیکن حکومت کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان ضرور ہے کہ ایک rapist نہیں پکڑا جا رہا جبکہ دعوے کتنے بڑے بڑے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 644 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر اسے پڑھیں۔

تھانہ رائیونڈ سٹی کی حدود میں چوری اور خاتون کی عصمت دری

644: چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیوز چینل "اب تک" مورخہ 15۔ستمبر 2020 کی خبر کے مطابق تھانہ رائیونڈ سٹی کی حدود میں چوری کی واردات ہوئی جس میں مسلح ڈاکوؤں نے گن پوائنٹ پر پوری فیملی کو یرغمال بنالیا، خاتون سے زیادتی کی اور گھر سے نقدی و موبائل وغیرہ لے کر فرار ہوگئے جس کا مقدمہ نمبر 1963/20 درج کیا گیا؟

(ب) مذکورہ مقدمہ کن افراد کے خلاف درج کیا گیا اور اس واقعہ میں کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے اب تک کی مکمل تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا ہے اور اس بابت مقدمہ نمبر 1963/20 مورخہ 04-09-2020 بجرم 376, 392 ت پ تھانہ رائیونڈ ضلع لاہور درج رجسٹر ہوا۔

(ب) مقدمہ عنوان بالا میں مدعی نے دو کس ملزمان اکبر سجاد ولد محمد امیر، محمد قاسم ولد محمد صدیق کو نامزد کیا۔ ہر دو ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے اور چالان نامکمل مورخہ 24-09-2020 کو مرتب کر دیا گیا ہے۔ ملزمان کے DNA کی رپورٹ ابھی آنی ہے لہٰذا جیسے ہی DNA کی رپورٹ مل جائے گی تو اس کا چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ دونوں ملزمان identify ہو کر گرفتار ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 529/2020 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

لاہور میں باسٹھ خواتین سے زیادتی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی اشاعت مورخہ 9 ۔ ستمبر 2020 کی خبر کے مطابق گزشتہ سات ماہ کے دوران شہر لاہور کے مختلف علاقوں میں سفاک ملزمان نے 62 لڑکیوں اور خواتین کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔ مقدمات درج ہونے سے قبل اور بعد میں ایسے درندہ صفت ملزمان کو clean chit مل گئی یا پریشر ڈال کر خواتین اور متاثرہ لڑکیوں سے صلح کروا دی گئی جس بناء پر عدالتوں میں چالان بہت ہی کم جمع ہو سکے جبکہ پولیس کو چاہئے کہ ایسے جرائم میں ملوث ملزمان کے خلاف سخت ایکشن لے کیونکہ ایسی خواتین، ان کے والدین اور لواحقین کو ساری زندگی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اُن خواتین کو دوسرے معاشرتی مسائل بھی درپیش رہتے ہیں۔ خواتین کے خلاف ایسے واقعات کی وجہ سے عوام الناس میں بالجملہ خوف وہراس وعدم تحفظ پایا جارہا ہے۔ اُن کا حکومت اور پولیس سے پُرزور مطالبہ ہے کہ خواتین کے خلاف جنسی جرائم کا خاتمہ کرنے کے لئے سخت اور فوری اقدام کریں اور پہلے سے کئے گئے اقدامات کو مزید فول پروف بنائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرما لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 531/2020 سید حسن مرتضٰی کی ہے۔ جی، سید حسن مرتضٰی اسے پڑھیں۔

جی او آر-III میں ایس ڈی او کی
سرپرستی میں ڈکیت گینگ وقبضہ مافیا کی وارداتیں

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی رہائشی کالونیوں اور خصوصاً GORs کے علاقے انتہائی پُر سکون اور محفوظ سمجھے جاتے ہیں اور یہاں کے رہائشی نا صرف لاہور بلکہ صوبہ کے مختلف اضلاع میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آج کل خصوصی طور پر GOR-III کے رہائشی انتہائی عدم تحفظ کا شکار ہیں ان کی گاڑیاں، گھر اور جان تک محفوظ نہیں۔ اس عدم تحفظ اور نقصانات کے ذمہ دار وہاں کے سرونٹس کوارٹر کے رہائشی اور ایس ڈی او آفس میں کام کرنے والے ملازمین کی یونین کے چیئرمین (امین) ہیں۔ اس (امین) کے بیٹوں نے ڈکیٹ گینگ بنایا ہوا ہے جن کے خلاف متعلقہ تھانے میں متعدد ایف آئی آرز درج ہیں لیکن چونکہ انہیں متعلقہ ایس ڈی او (امتیاز) کی سرپرستی حاصل ہے اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی حتیٰ کہ اس ایس ڈی او کی ملی بھگت سے اس گینگ نے GOR-III میں سرکاری زمین پر قبضہ کر کے اپنے گھر بھی بنائے ہوئے ہیں۔ ان کے شر کی وجہ سے وہاں کے رہائشی اپنی فیملیوں کے ساتھ walk تک نہیں کر سکتے اور ان کے بچے گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ یہاں کے رہائشیوں نے ایس اینڈ جی اے ڈی کے متعلقہ حکام کو متعدد بار شکایات کی ہیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اگر یہاں کے رہائشی کچھ دیر کے لئے گھر سے باہر جائیں تو واپسی پر ان کے گھروں میں چوری / ڈکیتی ہو چکی ہوتی ہے چند دن پہلے بھی GA-3/4، GA-25/26 اور GA-35/36 میں اسی ڈکیٹ گینگ نے لوٹا جن کی ایف آئی آرز بھی انہی کے خلاف درج ہیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اب ایک ہی طریقہ رہ گیا ہے کہ یہاں کے رہائشی اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی بجائے اپنے گھروں کی حفاظت کے لئے بیٹھ جائیں چونکہ انہیں کہیں سے بھی تحفظ نہیں مل رہا۔ یہاں چوری کی غرض سے باہر سے تو کوئی enter ہی نہیں ہو سکتا چونکہ دونوں گیٹوں پر پولیس تعینات ہے اس کے باوجود تحفظ نہیں ہے۔ یہاں کے رہائشیوں کے جان و مال کے تحفظ کے ذمہ داران اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہے جس سے رہائشیوں میں

انتہائی خوف وہراس اور پریشانی پائی جاتی ہے۔ استدعا ہے کہ میری اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر کے اس معاملے کی in detail investigation کی جائے اور ان رہائشیوں کو تحفظ فراہم کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کے دو components ہیں۔ ایک پولیس اور ایک ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلقہ ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں تاکہ پولیس سے متعلقہ میں جواب دے دوں گا اور دوسرا متعلقہ منسٹر صاحب جواب دے دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کیا میں بات کر لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس معاملے کی پولیس کے پاس already ایف آئی آر درج ہے تو میری آپ سے humble سی request ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر دیں جو دیکھ لے کہ یہ معاملہ ہے تو پھر بے شک ہاؤس میں اس کا جواب آجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا ہے وزیر قانون کو respond کرنے دیں پھر اس کے بعد کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! pending کرنے کا بھی آپ کو پتا ہو گا کہ بجٹ سیشن میں آپ نے بجٹ document کو pending کیا تھا لیکن آج تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میں نے اس اسمبلی میں چھ ماہ پہلے ایک ترمیم دی جو کہ آج تک ایجنڈے پر آئی اور نہ ہی اس کا کوئی اتہ پتا ہے۔ یہاں پر کتنے ہی سوالات اور کتنی ہی تحاریک التوائے کار pending ہوئی ہیں لیکن وہ ہاؤس میں واپس ہی نہیں آتیں۔ آپ اپنے سیکرٹریٹ سے پتا کر سکتے ہیں کہ پہلے جو میری تحاریک التوائے کار pending ہوئی ہیں آج تک ان کا کوئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، سید حسن مرتضٰی! اس تحریک التوائے کار کا جواب آلینے دیں پھر اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میری request ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! اس تحریک التوائے کار کا جواب تو آلینے دیں ناں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! جواب تو یہی ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دی ہے تو پھر۔۔۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے آپ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں جیسے آپ کی مرضی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسے معزز ممبر سید حسن مرتضٰی نے فرمایا ہے تو جو پولیس سے متعلقہ معاملہ ہے میں اس کی report in writing کل آپ کو پیش کر دوں گا لیکن آپ سے میری یہ استدعا ہے کہ یہ تحریک التوائے کار ہے جو کہ کمیٹی کو refer نہیں ہوتی بلکہ اس پر دو گھنٹے کے لئے general بحث ہوتی ہے۔ جواب آجائے اس کے بعد آپ اس پر جو کرنا چاہیں وہ کر لیں۔

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے جواب آنے کے بعد اسے دیکھ لیں گے۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may lay the Ordinance.

آرڈیننس (ترمیم) (تدارک و کنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Ordinance 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Special Committee No.12, for report within two months. Minister for Law may lay the Ordinance.

آرڈیننس (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Special Committee No.12, for report within two months.

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی، پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Special Committee No.12, for report within two months. Minister for Law may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) سٹامپ 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Stamp (Amendment) Bill 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Stamp (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Revenue & Consolidation, for report within two months.

بحث

پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم general discussion کی طرف آتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہے۔ جو معزز ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ بحث کے لئے اپنے نام بھجوا دیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سے پہلے کہ میں ایجنڈے کے مطابق اپنی بات کروں میں نے وزیر قانون کی توجہ دلانے کے لئے پوائنٹ آف آرڈر لینا تھا لیکن میں نہیں چاہ رہا تھا کہ legislation کے مرحلے پر وزیر قانون کو disturb کروں۔ اب آپ نے مجھے floor دیا ہے تو میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ 16۔اکتوبر کو گوجرانوالہ کے اندر پاکستان کی اپوزیشن جماعتوں کے اتحاد پی ڈی ایم کی طرف سے جلسہ ہو رہا ہے۔ ماضی میں آج کی حکمران جماعت نے بہت سارے جلسے کئے، ریلیاں نکالیں اور مجھے یاد ہے کہ جب ان کے جلسے کسی سٹیڈیم میں ہوتے تھے تو ایک ایک ہفتہ پہلے وہاں پر face painting اور دوسری political activities یا سرگرمیاں شروع ہو جاتی تھیں لیکن آج 12 تاریخ ہے اور تین چار دن بعد جلسہ ہے جس کے لئے مسلم لیگ (ن) اور پی ڈی ایم کی قیادت نے ضلعی انتظامیہ کو جناح سٹیڈیم گوجرانوالہ میں جلسے کرنے کی اجازت کے لئے لکھ کر دیا تھا لیکن ابھی تک حکومت کی طرف سے خاموشی ہے اور صرف خاموشی نہیں ہے بلکہ گوجرانوالہ کے اندر اس جلسے کی موبلائزیشن کے حوالے سے جو corner meetings ہو رہی ہیں وہاں پر مقامی پولیس جا کر اگر کوئی چھوٹا موٹا سٹیج بنا ہے تو اسے اکھاڑ رہی ہے اور بینرز اتارے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے یہ گزارش ہو گی کہ پنجاب کے اندر پی ڈی ایم کی آئندہ آنے والی جو سرگرمیاں بھی ہیں، اس حوالے سے پی ڈی ایم ملک کے مختلف issues کے اوپر پُرامن احتجاجی تحریک کو شروع کرنے جا رہے ہیں جس میں سب سے پہلا مرحلہ یقیناً جلسوں کا ہوتا ہے اور مجھے یاد ہے کہ 2014 سے لے کر 2018 تک اگر میں صرف جلسوں کی بات کروں تو

پی ٹی آئی نے ہر ضلع میں اوسطاً دو تین جلسے کئے اور اس وقت کی حکومت نے انہیں پوری طرح سے ان جلسوں کے حوالے سے facilitate کیا۔ جیسے پہلے میں نے کہا کہ مختلف سرگرمیاں اس سٹیڈیم میں شروع ہو جاتی تھیں تو مجھے ایک پالیسی سٹیٹمنٹ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی چاہئے کہ پی ڈی ایم کے آئندہ پنجاب میں ہونے والے جلسوں کا انداز یہی ہو گا کہ کارکنوں کی لسٹیں بنیں، انہیں اٹھایا جائے اور جلسے کی جگہ کو آخر تک ابہام میں رکھا جائے کہ وہ جلسہ کہاں ہو گا اور کہاں نہیں ہو گا۔ اس کے بعد میں اپنی تقریر شروع کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جناب سمیع اللہ خان نے جو فرمایا ہے اس میں مختلف حوالوں سے دو تین چیزیں ہیں۔ انتظامیہ کے پیش نظر بھی وہ دو تین چیزیں ہیں اور اس کے لئے کچھ عدالتی معاملات بھی ہیں جنہیں مد نظر رکھا جا رہا ہے۔ بہر حال انشاء اللہ تعالیٰ جلسے سے پہلے حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں باقاعدہ آپ کو مطلع کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ وزیر اعظم نے بھی فرمایا کہ اگر کوئی قانون اور ضابطے کے اندر رہ کر جلسہ کرنا چاہتا ہے تو حکومت اس میں مداخلت نہیں کرے گی لیکن اگر کسی نے قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کی تو پھر قانون حرکت میں آئے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ہمارے زیر غور دو باتیں اور ہیں جن میں سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جناب سمیع اللہ خان نے فرمایا کہ وہاں پر corner meetings کی اجازت نہیں ہے اور وہاں پر بینرز اتارے جا رہے ہیں بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ دو دن پہلے یا ایک دن پہلے گوجرانوالہ میں تیاری کے لئے آپ کے جلسے ہوئے اور حافظ آباد میں آپ کا جلسہ ہوا تو کسی جلسے کو حکومت نے disturb نہیں کیا بلکہ بالکل آزادی کے ساتھ آپ نے جلسے کئے لیکن میں انتہائی افسوسناک پہلو آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر جلسوں میں استعارے استعمال کئے جائیں اور یہ کہا جائے کہ ہم "بوٹ اور بندوق" کے خلاف جا رہے ہیں اور "بوٹ اور بندوق" کو استعارے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ بات

انہیں بھی پتا ہے کہ کس کے متعلق کہہ رہے ہیں اور ہمیں بھی پتا ہے کہ کس کے متعلق کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اداروں کو اس طرح اگر ملوث کرنے کی کوشش کی جائے گی اور پھر ادارے بھی وہ جو ملکی سلامتی کے ضامن ہوں، جو ملکی ترقی کے ضامن ہوں اور ہماری سرحدوں کے محافظ ہوں تو پھر استعارے ان کے متعلق استعمال نہیں کئے جا سکتے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں نے قانونی پہلو عرض کیا تھا جو یہ ہے کہ categorically ایک بات واضح کر دیں کہ ان کی قیادت کے کون کون سے لوگوں نے جلسوں سے خطاب کرنا ہے۔ اگر کسی ایسے شخص کے متعلق یہ کہیں کہ وہ جلسے سے خطاب کریں گے کہ جن کے متعلق عدالتوں میں معاملات چل رہے ہیں، مفروری کے معاملات چل رہے ہیں، اشتہاری قرار دینے کے معاملات چل رہے ہیں اور قانون کے مطابق انہیں سزا بھی ہو چکی ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ as a matter of right وہ نہیں کہہ سکتے لیکن جہاں تک political activities کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت مناسب وقت پر فیصلہ کرے گی اور آپ کو اس سے مطلع بھی کر دیا جائے گا۔ آپ سے بھی استدعا صرف یہ ہے کہ آپ کی جو یہاں پر قیادت ہے وہ ضرور جلسوں سے خطاب کرے لیکن میں پھر معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور دوسرے الفاظ میں اس کو اس طرح لیا جاتا ہے کہ جو شخص باہر بیٹھا ہوا ہے وہ باہر سے بیٹھ کر ہماری قومی سلامتی کے اداروں کو گالیاں دینی شروع کر دے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نامناسب بات ہوتی ہے تو میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا اور وقت آنے پر آپ کو پتا چل جائے گا اور اگر یہ بات کریں گے تو میں پھر مزید ذرا کھل کر بات کر دوں گا لیکن میں کھل کر بات نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ جتنی بات انہوں نے دھیمے لہجے میں اور پیار محبت سے کی تو اسی لحاظ سے میں نے جواب دے دیا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی ہر بات کا جواب ہے اور آج ہی اسلام آباد ہائی کورٹ نے جس کو آپ اشتہاری کہہ رہے ہیں وہ پاکستان کا تین بار کا وزیراعظم رہا ہے اسلام آباد ہائی کورٹ نے آج ہی direction دی ہے کہ ان کی کسی تقریر کو اور ان کو بات کرنے سے نہیں روکا جا سکتا اور ساتھ یہ کہا ہے کہ میاں محمد نواز شریف پاکستان میں تین بار

وزیراعظم کے عہدے پر رہے ہیں لیکن اب جولاء منسٹر نے اداروں کے حوالے سے بات کی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk. جی، سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر آپ نے پندرہ اور سولہ کی رات کو بتانا ہے کہ ہم کون سے سٹیڈیم یا کون سی جگہ پر جلسہ کریں گے تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں بالکل کوئی issue نہیں ہے۔ آپ ہمیں پندرہ اور سولہ کی رات کو بتائیں۔ آپ جیسے مناسب وقت لیتے رہے ہیں آپ ہفتہ ہفتہ پہلے وہاں، میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا، ہفتہ ہفتہ پہلے وہاں پر دن رات political activities شروع ہو جاتی تھیں۔ ہم نے تو وہ سارا کچھ جلسوں کے حوالے سے دیکھا ہے لیکن آج 12 تاریخ ہے اور آپ سولہ کو کہہ رہے ہیں کہ مناسب وقت، تو بالکل آپ مناسب وقت پر کریں انشاءاللہ تعالیٰ وہاں جلسہ ہر صورت ہو گا اور بھرپور ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اچھی بات ہے کہ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ نے بات ہی یہاں شروع کی ہے، اب میں اپنی تقریر کو بھی یہیں سے شروع کروں گا اور میں پرائس hike پر بعد میں آؤں گا۔

جناب سپیکر! جس ملک میں قادیانیوں کو جو غیر مسلم قرار دے اس کو کافر قرار دیا جائے، جس ملک میں جو پاکستان کو ایٹمی قوت بنائے اس کو غدار قرار دیا جائے اور جس ملک میں جو حکومت پاکستان کو تعمیر و ترقی کے حوالے سے آگے لے کر جائے، چاہے وہ میاں محمد نواز شریف یا جناب پرویز الٰہی کی حکومت ہو اس کو چور اور ڈاکو کے الفاظ اور القاب سے نوازا جائے وہ قومیں آگے نہیں بڑھ سکتیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہاں پر یہ بات رکھنا چاہوں گا کہ بالکل دو باتیں واضح ہیں ایک میری پارٹی کا نقطہ نظر وہ یہ ہے کہ جو جوان سرحد پر رات کو کھڑے ہو کر میری اس ماں دھرتی کی حفاظت کرتا ہے اس کے بوٹ کے اوپر جو گرد ہے اس پر میں اپنی آنکھیں بچھانے کو تیار ہوں لیکن اس جوان کی آڑ میں میں جنرل ایوب خان کو زندہ باد نہیں کہہ سکتا، اس جوان کی قربانی کی آڑ میں میں کسی ڈکٹیٹر کو سلام نہیں کر سکتا۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk please.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب آپ ذرا آرام سے سنیں۔ میں ایوب خان کو سلام کر سکتا ہوں، یحییٰ خان کو سلام کر سکتا ہوں، ضیاء الحق کو سلام کر سکتا ہوں اور نہ ہی پرویز مشرف کو سلام کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو میں نے آپ سے کہنی ہے کہ میاں محمد نواز شریف اس ملک میں ہر ایک کے لئے آئین پر عمل داری کا بیانیہ لے کر آیا ہے اور وہ صرف ہمارے لئے نہیں ہے وہ ہر ادارے کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی بات کرنا چاہوں گا کہ اداروں کے بارے میں ان 70 سالوں میں جو وہ اپنی crease سے باہر نکل کر کھیلتے رہے کس کس نے کیا کچھ ان اداروں کو کہا۔

جناب سپیکر! میں USB یہاں سپیکر کو پیش کروں گا کہ جس میں جناب عمران خان کی سولہ ٹی وی چینلز پر، اب میرا منہ نہ کھلوائیں انہوں نے جرنیلوں کے بارے میں کس طرح کی زبان استعمال کی انڈیا کے اندر بیٹھ کر کسی پاکستانی چینلز کے اوپر نہیں اور مجھے یہ بھی یاد ہے کہ جناب پرویز الٰہی نے 2020 میں جرگہ پروگرام میں سلیم صافی کے ساتھ بات کرتے ہوئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ House in order کریں گے تو بات ہو گی۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ان کو سمجھ نہیں ہے یہ حد سے بڑھ رہے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ان کو سمجھ نہیں ہے یہ آج پہلی دفعہ آئے ہیں۔ آپ ان کو سمجھائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .No cross talk آپ اپنی باری پر بات کریں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جن اداروں کے بارے میں ان 70 سالوں میں کس کس نے کیا کیا القاب اور الفاظ استعمال کئے وہ شاید یہاں میرے فون میں موجود ہیں وہ میں اس مائیک پر رکھ دیتا ہوں۔ جناب عمران خان نے جو انڈین ٹی وی پر بیٹھ کر اور جو پاکستانی سولہ چینلز ہیں جس کے اوپر، اب وہ الفاظ دہراؤں کہ جرنیلوں کے بارے میں جناب عمران خان نے کیا کہا، میں یہاں پر

نہیں دہرا رہا اور پھر ابھی 2020 میں جناب پرویز الٰہی سلیم صافی کے پروگرام جرگہ میں گئے اور انہوں نے کہا کہ 2010 میں اس وقت کے ڈی جی آئی ایس آئی جنرل احمد شجاع پاشا نے مسلم لیگ(ق) کے لوگوں کو توڑ کر پی ٹی آئی میں شامل کروایا۔ میں نے اس کی شکایت جنرل اشفاق پرویز کیانی سے کی۔ یہ میرے الفاظ نہیں ہیں یہ جناب پرویز الٰہی کے کوئی 2005 کے الفاظ بھی نہیں بلکہ 2020 کے الفاظ ہیں۔ جنرل اشفاق پرویز کیانی سے چودھری شجاعت حسین اور میں نے شکایت لگائی کہ آپ کا یہ ڈی جی آئی ایس آئی(ق) لیگ کے بندے توڑ کر پی ٹی آئی میں لے کر جارہا ہے، میٹنگ ہوئی تو چودھری صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے ڈی جی آئی ایس آئی جنرل احمد شجاع پاشا کو جنرل اشفاق پرویز کیانی کے سامنے کہا کہ یہ ہمارے بندے توڑ کر پی ٹی آئی میں لے کر جارہا ہے۔ اس وقت وہ جنرل شجاع پاشا کون تھا؟ وہ کسی ادارے کا main pillar نہیں تھا، جنرل اشفاق پرویز کیانی کون تھا؟ وہ کسی ادارے کا main pillar نہیں تھا؟ چودھری صاحب اس کے پاس یہ تسلیم کر کے گئے کہ یہ سیاست میں مداخلت کرتے ہیں۔ یہ اپنا آئین اور جو حلف ہے جب یہ حلف اٹھاتے ہیں اس کو پیروں تلے روندتے ہیں اور نوابزادہ نصر اللہ خان نے ان کو طالع آزما کہا تھا ان کے بارے میں میرے بزرگ لیڈر نے یہ کہا تھا کہ یہ پاکستان کے اندر طالع آزما ہیں۔

جناب سپیکر! اب اس سے آگے چلتے ہیں 2018 کا الیکشن آپ کہتے ہیں کہ صاف شفاف تھا لیکن آپ کی صفوں میں تین ایسے evidences ہیں پچھلے دو ماہ کے اندر کی وزیر داخلہ بریگیڈئر اعجاز شاہ کی سٹیٹمنٹ میں آپ کو سنانا چاہتا ہوں جو کہ ٹی وی پر دی کہ اگر میاں نواز شریف کے ارد گرد دو تین بندے نہ ہوتے تو 2018 میں بھی میاں محمد نواز شریف چوتھی بار وزیراعظم ہوتا۔ یہ کہا بریگیڈئر اعجاز شاہ نے، 2018 کے الیکشن کا اس نے منہ صاف کیا اور پھر دوسری evidences، ادارے اس ملک میں اور اداروں کے اندر بیٹھے چند افراد کیا کھیل کھیلتے ہیں۔ شہزاد اکبر مرزا سے پریس کانفرنس کے دوران سوال ہوتا ہے کہ آپ نے میاں محمد نواز شریف کو باہر کیوں جانے دیا۔ وہ کیا جواب دیتا ہے، وہ کہتا ہے کہ محکمہ زراعت سے پوچھیں۔ وہ اداروں کو ملوث نہیں کرتے، یہ اداروں کو سیاست میں دھکیلنے کی بات نہیں ہے اور تیسرا ابھی فواد چودھری نے کہا کہ پی ایم ایل(ن) کا ایک ایم این اے ہارا ہوا تھا رات کو اس نے جنرل قمر جاوید باجوہ کو فون کیا اور صبح وہ جیتا ہوا تھا۔ اس سے بڑا الزام آپ اپنے آرمی چیف پر اور کیا لگا سکتے ہیں۔ اس کے بعد

میاں محمد نواز شریف کے الفاظ کی کوئی اہمیت نہیں رہتی اور آپ نے اس ملک کے چیف آف آرمی سٹاف کو ایک سیٹ پر ہارے ہوئے کو جتوانے کے لئے اس کا نام لیا اور اس سے آگے چلتے ہیں۔ مجھے پتا ہے مجھے علم ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House. تمام معزز ممبران اپنی باری میں بات کریں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان! آپ بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے مسلم لیگ (ن) کو پتا ہے میاں محمد نواز شریف نے جس راستے پر قدم رکھا ہے وہ پاکستان کی تاریخ میں مشکل بھی ہے اور کٹھن بھی ہے اس راستے پر پاکستان کے منتخب وزراء پھانسی بھی چڑھتے رہے ہیں اُن کو ہائی جیکر بھی قرار دیا جاتا رہا ہے اور لیاقت باغ میں اُن کو بم دھماکوں میں بھی اُڑیا جاتا رہا ہے۔ اس راستے کا انتخاب میاں نواز شریف نے کیا ہے اُنہیں معلوم ہے کہ اس راستے پر چلتے ہوئے اُنہیں اُن کے ماضی کے طعنے دیئے جائیں گے یہ سب پتا ہے، اُنہیں جنرل ضیاء الحق اور جنرل جیلانی کے طعنے دیئے جائیں گے لیکن میاں نواز شریف نے یہ سب کچھ سمجھتے ہوئے، سوچتے ہوئے اس راستے کے اوپر قدم رکھا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہمیں یقین ہے کہ وہ اس راستے پر قدم رکھ کر پاکستان میں آئین کی پاسداری ہے کو سربلند کریں گے اور جہاں تک میاں محمد نواز شریف کی سزا کا تعلق ہے۔ وہ سزا کرپشن پر نہیں تھی، وہ سزا اقامے پر بھی نہیں تھی، وہ سزا اس شعر پر تھی۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی
طرف سے "مودی کا جو یار ہے غدار ہے کی نعرے بازی")
(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House,

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں before Samiulah khan takes the floor اس ایوان میں general discussion کے دوران اس کا order maintain کرنا لازمی ہے اور جو نعرے یہاں لگائے جا رہے ہیں یہ غداری کے نعرے لگائے جا رہے ہیں یہ معاملات کو ہاؤس کے اندر بہت خراب کرتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ جنہوں نے یہ نعرے لگائے ہے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں اور اگر یہ نہیں کیا جاتا تو پھر جو ممبرز rowdy attitude کرتا ہے پھر آپ اُن کو باہر نکالا کریں جو آپ کی رولنگ نہیں مانتا۔

جناب آصف مجید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ایک منٹ! جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف مجید: جناب سپیکر! پاکستان آرمی کے بارے میں بات کی جا رہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ پوائنٹس لکھ لیں آپ اپنی تقریر میں بات کیجئے گا۔ جناب سمیع اللہ خان کو اپنی speech ختم کرنے دیں۔ آپ تشریف رکھیں no cross talk۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ایک شعر سنانا چاہتا ہوں وہ بڑا مشہور ہے کہ:

میں خیال ہوں کسی اور کا مجھے سوچتا کوئی اور ہے
سرِ آئینہ میرا عکس ہے پسِ آئینہ کوئی اور ہے
وہی منصفوں کی روایتیں، وہی فیصلوں کی عبارتیں
میرا جرم تو کوئی اور تھا، پر میری سزا کوئی اور ہے

جناب سپیکر! پاکستان کی قوم سمجھتی ہے کہ میاں محمد نواز شریف نے کیا جرم کیا، یہاں ابھی ملک محمد احمد خان نے کہا کہ غداری کے نعرے لگائے گئے۔ میری بات کو حوصلے سے سنیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کہا گیا کہ میاں محمد نواز شریف نے جو تقریر کی اُس پر انڈیا خوش ہوا۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب پاکستان پر جنرل یحییٰ خان کی حکومت ہو اور سقوطِ ڈھاکہ ہو جائے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب پاکستان پر موجودہ کمزور بندوبست کی ہائبرڈ حکومت ہو تو سقوطِ کشمیر ہو جائے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب سلامتی کونسل کے اندر پاکستان انڈیا کو ووٹ دے کر چیئرمین بناتا ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب واہگہ بارڈر کے راستے افغانستان کی تجارت کا راستہ کھولا جاتا ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب کلبھوشن کے لئے صدر پاکستان آرڈیننس جاری کرتا ہے ، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب کلبھوشن کو موجودہ حکومت تین بار قونصلر رسائی دیتی ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب 2014 میں سی پیک کو رکوانے کے لئے دھرنا دیا جاتا ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب پاکستان کا جی ڈی پی گروتھ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان wind up کریں اور بہت سے speaker ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں wind up کی طرف آرہا ہوں۔ آپ House in order کروائیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو معزز ممبر ملک احمد خان نے بات کی وہ صحیح بات کی کہ جب۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین! پہلے اُن کو بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں صرف گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی کے اوپر بحث ہونی تھی اور انہوں نے اُس کی بجائے بحث کو indirect کر کے فوج کو گالیاں دینا شروع کر دی ہیں اور یہ کوئی موقع نہیں جانے دیتے جب یہ فوج کو اور اداروں کو ریگیدنا شروع کر دیں ہر وقت یہی کام، ہر وقت یہی کام اور وہ فوج جو ہر وقت سرحدوں پر بھی کھڑی ہے اور یہاں پر بھی ان کا مقابلہ کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان! wind up کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب یہ حوصلے سے سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House

جناب علی اختر: جناب سپیکر! ان کی یہ باتیں ہم نہیں سنیں گے، میں آپ کا ادب کرتا ہوں، احترام کرتا ہوں لیکن فوج کے متعلق ان کی باتیں نہیں سنیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ہے ان کا آمرانہ روّیہ، یہ آمرانہ روّیہ ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! windup کریں. last one minute

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! انڈیا تب پریشان ہوتا ہے کیونکہ پہلے تو خوش ہوتا تھا انڈیا تب پریشان ہوتا ہے جب پاکستان انڈیا کے پانچ ایٹمی دھماکوں کے مقابلے میں میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں چھ ایٹمی دھماکے کرتا ہے، انڈیا تب پریشان ہوتا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House معزز ممبران، جناب سمیع اللہ خان کو بات کرنے دیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان! last thirty seconds.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں اب ایسی بات کروں گا مجھے لگتا ہے اب ان کو سکون آجائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ صرف اپنے topic پر بات کریں۔ order in the House

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں جب پاکستان کی جی ڈی پی کا سائز 2018 میں 315 بلین ڈالر تھا آج 2020 میں 315 بلین ڈالر سے کم ہو کر 264 بلین ڈالر جب پاکستان کی economy کا سائز ہوتا ہے انڈیا تب خوش ہوتا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! حزب اقتدار کی طرف سے خواتین غیر اخلاقی بات کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk جی، پلیز! جناب سمیع اللہ خان آپ بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں economy کی بات کرتا ہوں۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے۔ جب مہنگائی کی شرح 4.7 فیصد سے بڑھ کر 11 فیصد ہو جاتی ہے۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب پاکستان کی فی کس آمدنی 1652 ڈالر سے گر کر 1388 ڈالر ہوتی ہے۔ جب پاکستان کی عوام غربت کی چکی میں پستے ہیں تو انڈیا تب خوش ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں بتاتا ہوں کہ انڈیا پریشان کب ہوتا ہے۔ جب پاکستان ایٹمی دھماکے کرتا تو انڈیا پریشان ہوتا ہے۔ جب پاکستان سی پیک پر کام کرتا ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! تب انڈیا پریشان ہوتا ہے جب میاں محمد نواز شریف defense بجٹ کو 515۔ارب سے بڑھا کر 1041۔ارب کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے پہلے ہی 25 منٹ بات کر لی ہے۔ ابھی باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اتنے اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارے صوبہ پنجاب کا بنیادی مسئلہ لاء اینڈ آرڈر اور پرائس کنٹرول ہے۔ آج بہت مایوسی کے ساتھ 25th session of this august House ہے۔ ہم جو 371 ممبران اسمبلی موجود ہیں تو میری نظر میں وہ تمام ممبران جو کہ اس August House کا حصہ ہیں وہ قابل احترام ہیں کیونکہ وہ عوام کی اُمنگوں اور عوام کی توقعات کی ترجمانی کی خاطر اس ہاؤس میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ دو سال گزرنے کے بعد آج 25th session میں ہم موجود ہیں، کیا ہم نے اس ہاؤس کی عزت و وقار میں کوئی اضافہ کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! ہم جب اسمبلی میں آئے تو ہمیں بتایا گیا کہ سٹینڈنگ کمیٹیز اس ہاؤس کو چلانے اور قانون سازی کرنے کا ایک بہت اہم tool ہے۔ Woodrow Wilson کی ایک quote ہے کہ:

"Congress in session is Congress on public exhibition, whilst Congress in its committee rooms is Congress at work"

جناب سپیکر! آج دو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد 25th session میں ہم موجود ہیں اور اس ہاؤس میں آج بھی committees قائم نہیں ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ:

Have we checked up to the expectations of the peoples who had entrusted their faith and future in us and sent us to this august House?

جناب سپیکر! یہ august House بڑی بڑی عمارتوں کی وجہ سے نہیں ہوتا اس ہاؤس میں بیٹھ کر ہم لوگوں کی طرز زندگی کے لئے کیا اقدمات اور قانون سازی کرتے ہیں اس کی وجہ سے اس ہاؤس کی عزت اور وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہم اگر آگے چلیں تو 49 percent of Punjab is represented by the opposition.

جناب سپیکر! 12 کروڑ عوام کا یہ صوبہ ہے جس میں سے 49 percent are benches represented by the opposition ہم نے دو سالوں میں کیا روایات قائم کیں کہ اپوزیشن کو مسل دو اور کچل دو؟ Once again I reiterate میں کسی کی غلط چیز کو صحیح نہیں کہہ رہا مگر کیا یہ زیادتی نہیں ہے کہ ہمارا Leader of the Opposition of this House is behind the bars more than a year and half without august any reference. اگر ان کے خلاف کوئی reference ہے تو اس کو فائل کریں تو اس میں کوئی issue نہیں ہے He should be sentenced مگر without reference کسی کو آپ نے ڈیڑھ سال سے کیوں قید بامشقت میں رکھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر!دوسرا اگر health, education, sanitation and basic amenity کی بات کی جائے تو opposition once again کو کارنر کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!میں ان تمام باتوں کو اس وجہ سے زیر گفتگو اور زیر بحث لارہا ہوں کہ because all of these are directly in correlated with law and order جب آپ اپنے صوبے کی اپنے ملک کی 40، 55یا60 فیصد آبادی کو بالکل ہی corner کر دیں گے اور ان کو آپ قومی دھارے میں شامل ہی نہیں کریں گے جہاں پر آدھے non taxpayers of Pakistan اور آدھے not equal citizens of Pakistan ہوں تو وہاں کیسے نظام چلے گا؟ حکومت کا basic principle جان و مال اور چادر چاردیواری کا تحفظ ہوتا ہے لیکن ہم نے unfortunately حکومت کو اس basic principle میں بھی پچھلے دو سالوں میں بُری طرح ناکام ہوتے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر!اس کی بہت بڑی مثال سانحہ ساہیوال اور ابھی recently بہت ہی مایوس کن unfortunately ہمارے tainted معاشرے کی ترجمانی کرتا ہے وہ واقعہ جو کہ موٹر وے پر پیش آیا اور حکومت اس خاتون کی چادر اور چاردیواری کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اخلاقی اقدار کی دھجیاں اڑتے ہوئے دیکھیں۔ وزیراعظم پاکستان ایک figure father ہوتا ہے. He is the head of state. ہم وزیراعظم سے یہ امید رکھتے ہیں کہ collective approach کے تحت وہ ایوان میں موجود تمام parties کو for the greater good of the country ساتھ لے کر چلے لیکن ہمیں وزیراعظم کی طرف سے کیا دیکھنے کو ملتا ہے کہ وزیراعظم لوگوں کی بیماریوں کا مذاق اڑاتے اور پارلیمانی لیڈران کی نقلیں اتارتے ہیں۔ A Prime Minister should be magnanimous.

جناب چیئرمین: سید عثمان محمود!وقت کم ہے اور باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے لہٰذا آپ اپنی speech wind up کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!میں اپنی باری کا دو دن سے انتظار کر رہا ہوں۔ مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، بات کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر پرائس کنٹرول کے حوالے سے بات کی جائے تو آج 8 کروڑ سے زائد لوگ soaring inflation کی وجہ سے below the poverty line جا چکے ہیں۔ گیس کی قیمت 220 فیصد سے زائد بڑھا دی گئی ہے۔ بجلی کی قیمتیں دو سال میں چوتھی مرتبہ بڑھائی جا رہی ہیں۔ اگر lifesaving drugs کے حوالے سے بات کی جائے تو 94 ادویات کی قیمتوں میں 262 فیصد اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اس کو justify کیا جاتا ہے کہ ہم نے یہ اضافہ اس وجہ سے کیا ہے تاکہ ہم ensure کریں کہ ان ادویات کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔ Is this the writ of the state? اس کے ساتھ ساتھ ابھی میں آپ کے 50 لاکھ گھر، ایک کروڑ نوکریوں اور جنوبی پنجاب کا صوبہ جو کہ آپ نے ہمیں 100 روز میں دینا تھا ان وعدوں کی طرف نہیں جا رہا۔

جناب سپیکر! مجھے میرے بزرگوں نے بتایا تھا کہ good governance is good politics تو آپ کی governance کا پچھلے دو سالوں میں یہ حال ہے کہ آپ نے پانچ آئی جیز، چار چیف سیکرٹریز اور تین ایس ایم بی آرز چینج کر دیئے۔ کمشنر ڈی جی خان اور لاہور کو چار مرتبہ تبدیل کیا گیا۔ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو سات مرتبہ تبدیل کیا گیا۔ سیکرٹری سکولز اور سیکرٹری آبپاشی کو سات مرتبہ تبدیل کیا گیا۔ محکمہ فوڈ، لائیو سٹاک، کوآپریٹو، لوکل گورنمنٹ کون سا ایسا ادارہ ہے جس میں آپ دو سالوں میں کوئی پالیسی بنانے کی پوزیشن میں آئے ہیں۔ جیسے کیسے بھی لوکل گورنمنٹ نظام چل رہا تھا اس کو بھی آپ نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت تباہ و برباد کر کے یونین کونسلز کی ایک باڈی جو کہ پچھلے چالیس یا پچاس سالوں میں دیکھنے کو آ رہی تھی وہ بھی آپ نے abolish کر دی۔ اب گلی کوچوں کے مسائل حل کرنے کے لئے کوئی ادارہ موجود نہیں ہے تو How do we expect when there is no writ of the state, when there is no policy, when there is no direction. تو لاء اینڈ آرڈر کہاں ہو گا؟

جناب سپیکر! اب میں ڈسٹرکٹ انتظامیہ پر آتا ہوں کہ آپ نے سرعام پولیس آرڈر 2002 کی خلاف ورزی کی ہے۔ وہ ایسے کی ہے کہ جونیئر آفیسرز کو سینئر پوسٹوں پر تعینات کیا ہے، 19 ڈپٹی کمشنرز، تین ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں بی ایس۔18 کی پوسٹ والے ہیں جبکہ رولز یہ کہتے ہیں

کہ بی ایس۔19 rankکا آفیسر ہیڈ کوارٹر کی ڈی سی / ڈی پی او شپ کرے گا۔ آپ نے ساؤتھ پنجاب سیکرٹریٹ بنایا، ٹھیک ہے کہ آپ کی نظر میں وہ صوبے کا متبادل ہے لیکن ہماری نظر میں نہیں ہے۔ وہاں پر پندرہ ڈیپارٹمنٹ قائم کئے گئے جہاں پر آج بھی چار سیٹیں vacant ہیں اور بی ایس۔19 کے سات افسروں کو بی ایس۔ 20 کی پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے اور انہیں ڈبل تنخواہ دی جارہی ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ جب آپ out of turn and not on merit پوسٹنگ ٹرانسفر کریں گے تو how do you expect from government and its departments to perform? یہ قواعد انضباط کار میں نے نہیں بنائے۔

جناب چیئرمین: سید عثمان محمود! پلیز wind up کیجئے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں، یہ قواعد انضباط کار میں نے نہیں بلکہ آپ کی حکومتوں نے بنائے ہیں۔

جناب سپیکر! میں wind up کرتے ہوئے آخری ایک منٹ لوں گا۔ ان چیزوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے I whish کہ ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے ہوتے روجھان میں غلام رسول راہواڑی کو ڈپٹی سپیکر کے ڈیرے پر آ کر گولی ماردی جاتی ہے۔اس کی اب تک کیا انکوائری ہوئی ہے، کوئی گرفتار ہوا؟ کیا وہاں پر ایس ایچ او، ڈی ایس پی یا ڈی پی او کے خلاف کارروائی ہوئی that person was shot dead in broad daylight اس کے دو دن بعد میرے گاؤں جمال دین والی میں جو امن کا گہوارا کہلاتا تھا۔

That area we are proud to have governed it in exceptional manners under the leadership of Makhdoom Ahmed Mehmood

جمال الدین والی میں یوسف بنو نامی آدمی کو دن دہاڑے مار دیا جاتا ہے I don't blame the DPOs , I don't blame the SPs, I don't blame the SHOs. I blame the head of the governments and I blame the top tiers چونکہ آپ سے پالیسی بنی ہے آپ پالیسی بنائیں گے جس کا downward multiplier effect آئے گا۔

Mr Speaker! Last 30 second I would like to conclude with quotation of JSK "Let us not seek the Republican answer or the Democratic answer but the right answer. Let us not seek to fix the blame for the past, let us accept our own responsibility for the future."

جناب سپیکر! ہمیں اکٹھے مل کر، سر جوڑ کے بیٹھ کر اس پانچ دریاؤں والے صوبے کے بارے میں سوچنا ہے، یہ بارہ کروڑ کی آبادی کا پانچ دریاؤں کا صوبہ ہے جس کا اس وقت کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ I would request you, Law Minister and the Cabinet members sitting here کہ میں نے جتنے بھی پالیسی فقدان بتائے ہیں یہ میں نے اپنے سے نہیں بتائے بلکہ یہ آپ کا قانون ہے آپ مہربانی کر کے ان پر توجہ دیں تا کہ ہمارے لاء اینڈ آرڈر اور price control restore ہو سکیں Thank you for your time

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ٹائم کم ہے اس لئے اب میاں محمد اسلم اقبال wind up کریں گے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! نہ ہی سمجھئے۔ وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ کل رکھ لیں گے۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آگے ایک official meeting ہے اس حوالے سے چند باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! اپوزیشن کی طرف سے سید عثمان محمود نے لاء اینڈ آرڈر اور پرائس کنٹرول پر بڑی to the point تقریر کی ہے جسے میں appreciate کرتا ہوں کہ ایک بندہ تیاری کے ساتھ آ کر اپنی چیزیں بتا رہا ہوتا ہے جبکہ دوسری طرف آپ دیکھ لیں کہ جتنے بندوں نے تقاریر کی ہیں ان کا حاصل حصول صرف ایک ہی ہے جو میں یہاں پر کہوں گا کہ:

"روندی پئی اے یاراں نوں لے لے ناں بھراواں دا"

(قہقہے)

جناب سپیکر! اپوزیشن نے specially لاء اینڈ آرڈر اور پرائس کنٹرول پر اجلاس بلایا تھا۔ مجھے بتا دیں کہ آج سوائے معزز ممبر سید عثمان محمود کے جو میرے چھوٹے بھائی ہیں باقی کسی ایک ممبر نے بھی پبلک کے حوالے سے، غریب آدمی کے حوالے سے کوئی ایسی تجاویز ہمیں دی ہوں جن کے مطابق حکومت ان تمام چیزوں کو دیکھ سکے؟ یہاں پر صرف ان کا ایک ہی رونا رہا ہے کہ اپنے سزا یافتہ لیڈروں کی کرپشن کو کس طرح سے بچانا ہے؟ انہیں جیل سے کس طرح سے لے کر آنا ہے؟ ان کی مفروری کو انہوں نے لفظوں کے اندر کس طرح cover دینا ہے تاکہ عوام کی آنکھوں میں مرچیں جھونک کر یہ بتا سکیں کہ ساڈا لیڈر پاک صاف اے۔ جناب عمران خان نے کسی کو سزا یافتہ convicted declare نہیں کیا بلکہ عدالت نے کیا ہے۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ ایک convicted آدمی جو ملک سے باہر بیٹھا ہوا ہے جو مفرور ہے لیکن پاکستانیوں سے خطاب کر رہا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہماری بات سن لیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): آپ نے افواج پاکستان کو گالیاں دی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، نہیں۔ Order in the House، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہم نے آپ کی ساری باتیں بیٹھ کر حوصلے سے سنی ہیں اب آپ بھی سنیں کیونکہ ٹائم تھوڑا ہے اس لئے میں پہلے اس حوالے سے بات کرتا ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کو ایک تھیٹر بنایا ہوا ہے کوئی آتا ہے جگت کرتا ہے، کسی نے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے لگاتے رہے)

جناب چیئرمین: نہیں. Order in the House. جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آج ایک معزز ممبر نے جو تقریر کی ہے میں اس حوالے سے بات کروں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ انڈیا کب خوش ہوتا ہے، میں انہیں بتاتا ہوں کہ انڈیا کب خوش ہوتا ہے۔ انڈیا تب خوش ہوا جب ویزے کے بغیر مہندی پر مودی ان کے گھر میں آیا۔ انڈیا بڑا خوش ہوتا ہے جب کلبھوشن کے پکڑے جانے پر میاں محمد نواز

شریف اپنی سٹیٹمنٹ دیتا ہے۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب بمبئی حملے کے اندر دو دفعہ رہنے والا وزیراعظم اس وقت کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ یہ حملہ پاکستان سے کیا گیا ہے۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب دو دفعہ وزیراعظم رہنے والے کے بچے انڈیا میں رہنے والے تاجروں کے ساتھ کاروبار کریں۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب راجیو گاندھی پاکستان میں آئے اور اسلام آباد میں کشمیر کے لگے ہوئے بورڈ ہٹا دیئے جائیں۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب سکھوں کی لسٹیں اور ملک کے راز انڈیا کو دے دیئے جائیں۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب اس ملک کے عوام کے خون پسینے کی کمائی منی لانڈرنگ کے ذریعے باہر کے ملکوں میں بھیج دی جائے اور اپنے بیٹوں کو کاروبار کرایا جائے۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب 1985، 1988 اور 1990 کے اندر بے نظیر کی گندی تصویریں ہیلی کاپٹر کے ذریعے پورے پنجاب میں پھینکی جائیں۔ یہ کس منہ سے بات کرتے ہیں؟

جناب سپیکر! وہ بھی بتاتا ہوں کہ انڈیا پریشان کب ہوتا ہے۔ انڈیا تب پریشان ہوتا ہے جب میاں محمد نواز شریف نا اہل ہو جائے۔ انڈیا تب پریشان ہو گیا جب جناب عمران خان کی حکومت آ گئی۔ انڈیا اس وقت پریشان ہوتا ہے جب 28- فروری کو بہادر فوج کی ائر فورس نے انڈیا کا جہاز گرایا تھا اس وقت ان کے گھر میں صف ماتم تھا اور پوری قوم فخر کے ساتھ کہہ رہی تھی کہ دُنیا کی سات گنا بڑی آبادی والی فوج کے جہاز کو تن تنہا اور محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے نیچے گرایا تھا۔

جناب سپیکر! انڈیا تب پریشان ہوتا ہے جب عمران خان دلیرانہ مؤقف کے ساتھ UNO کے اندر تقریر کرتا ہے اور ان کی صفوں کے اندر صف ماتم بچھ جاتی ہے۔ انڈیا تب پریشان ہوتا ہے جب ایک ایماندار لیڈر اس ملک کا وزیراعظم بنتا ہے۔ جب سابق حکمرانوں کی منی لانڈرنگ بند ہو گئی تو انڈیا پریشان ہو گیا۔ انڈیا تب بھی پریشان ہوا جب عدالتوں نے انصاف کے ترازو کے ساتھ منی لانڈرنگ کرنے والوں کو سزا دی۔

جناب سپیکر! سابقہ حکمران محکمہ خوراک کو ساڑھے چار سو ارب روپے کا مقروض کر گئے تھے۔ سستی روٹی اور مکینیکل تنور کے ذریعے سابقہ حکمرانوں نے اپنے سپورٹرز کی جیبیں بھری ہیں۔ انہوں نے اپنے ووٹروں کو نوازنے کے لئے یہ سکیمیں شروع کی تھیں۔

جناب سپیکر!میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آدھی شوگر ملیں پاکستان کے سابقہ حکمرانوں اور سندھ کے حکمرانوں کی ہیں۔

جناب سپیکر!ان سے پوچھیں کہ کیا ان کی شوگر ملوں کی چینی -/50روپے فی کلو میں فروخت ہوتی ہے؟ یہ غریب کسانوں کے اربوں روپے کھا گئے ہیں۔

جناب سپیکر!ان سے پوچھا جائے کہ ان کی شوگر ملوں کے اندر چینی کس ریٹ پر فروخت ہو رہی ہے؟جب ہم آٹا، چینی اور دوسری اشیاء کا موازنہ صوبہ سندھ سے کرتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ صوبہ سندھ کے اندر آٹے کا تھیلا -/1500 روپے میں مل رہا ہے جبکہ پنجاب کے اندر آٹے کا تھیلا -/860روپے کا ہے۔ادارہ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق صوبہ پنجاب کے اندر آٹا اور دالوں کی قیمت دوسرے صوبوں کی نسبت کم ہے۔مہنگائی پر کنٹرول کے لئے تمام اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔سابقا حکمران مافیا اس ملک کا نقشہ بدل کر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ یہ پاکستان بدلے گا اور ان سب چوروں اور ڈاکوؤں کا ٹھکانہ جیل ہوگی۔بہت بہت شکریہ۔پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین:اب اجلاس مورخہ 13-اکتوبر2020بروز منگل بوقت 2:00بجے دوپہر تک adjourn کیا جاتا ہے۔